عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ لولاک ملتان

مئی ۲۰۰۱ء
صفر المظفر ۱۴۲۲ھ

شمارہ ۲ جلد ۳۸/۵

مکتوبات حضرت مولانا مفتی محمود، حضرت مولانا خیر محمد جالندھری

خطاب: مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھری

نماز پڑھنے کا مسنون طریقہ

قرآن مجید، احادیث اور مرزا قادیانی

تعداد کے حوالے سے قادیانیوں کی مبالغہ آرائی

قادیانیوں کی شرارت

قادیانیوں کے گھر کا کھانا

ڈیڑھ صد سالہ خدمات دار العلوم دیوبند کانفرنس

آہ: حضرت مولانا سید شمس الدین شہید

بانی: مجاہد ختم نبوت، حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد مدظلہ

پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینی مدظلہ

ماہنامہ لولاک ملتان

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

چیف ایڈیٹر

صاحبزادہ طارق محمود

حافظ احمد عثمان شاہد ایڈووکیٹ

رانا محمد طفیل جاوید

قاری محمد حفیظ اللہ

شمارہ نمبر 2 جلد نمبر 5/38

قیمت فی شمارہ ——— ۱۰

سالانہ ——— ۱۰۰

بیرون ملک ۱۰۰۰ روپے پاکستانی

بیاد

- امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
- مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
- مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
- مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
- حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
- فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
- شیخ الحدیث مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
- شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
- حضرت مولانا عبدالرحمٰن میانویؒ
- حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
- حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
- حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا صاحبزادہ عزیز احمد
مولانا مفتی جمیل خاں	مولانا بشیر احمد
مولانا محمد اکرم طوفانی	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا خدابخش شجاع آبادی	مولانا محمد اسماعیل شجاعبادی
مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن	مولانا احمد بخش
مولانا محمد نذیر عثمانی	مولانا غلام حسین
مولانا فتح اللہ اختر	چوہدری محمد اقبال
مولانا قاضی احسان احمد	مولانا غلام مصطفےٰ
مولانا محمد طیب فاروقی	مولانا محمد قاسم رحمانی
مولانا محمد اسحٰق ساقی	

رابطہ، دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ حضوری باغ روڈ ملتان، پاکستان

ناشر: صاحبزادہ طارق محمود، مطبع: شکیل نوز پرنٹرز ملتان

مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عنوان	مصنف	صفحہ
کلمتہ الیوم!		
ڈیڑھ صد سالہ خدمات دارالعلوم دیوبند کانفرنس	ادارہ	3
حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم کو صدمہ	ادارہ	4
قادیانیوں کی شرارت	صاحبزادہ طارق محمود	6
مواعظ		
خطاب مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ	ادارہ	9
مقالات و مضامین		
نماز پڑھنے کا مسنون طریقہ	مولانا محمد تقی عثمانی	20
امت محمدیہ پر وبال کا خطرہ	مولانا عبداللطیف	28
حاصل مطالعہ	مولانا اللہ وسایا	30
رد قادیانیت		
قرآن واحادیث اور مرزا غلام احمد قادیانی	ادارہ	32
تعداد کے حوالے سے قادیانیوں کی مبالغہ آرائی	پروفیسر منور احمد	35
مرزا غلام احمد قادیانی کی تضاد بیانیاں	مولانا محمد قاسم	38
قادیانیوں کے نام	محمد شاہد چوہدری	41
دارالافتاء ختم نبوت	ادارہ	45
مکتوبات اکابر		
مکتوب حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ	ادارہ	47
بہائی مذہب کا اجمالی تعارف	مولانا عبدالحکیم	52
مولانا سید شمس الدین شہیدؒ	مولانا سمیع الدین	54
شہید ختم نبوت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	اعجاز احمد	57
جماعتی سرگرمیاں!	ادارہ	60
دینی معلومات	مولانا محمد طیب	60

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمتہ الیوم!

ڈیڑھ صد سالہ خدمات

دار العلوم دیوبند کانفرنس

جمعیت علماء اسلام صوبہ سرحد کے زیر اہتمام 11-10-9 اپریل 2001ء کو تین روزہ عظیم الشان فقید المثال ڈیڑھ صد سالہ خدمات دار العلوم دیوبند کانفرنس پشاور میں منعقد ہوئی۔ ملک عزیز پاکستان' آزاد کشمیر کے چپہ چپہ سے لاکھوں بندگان خدا و وابستگان دیوبند کی والہانہ شرکت نے اس کانفرنس کو ایک تاریخی و مثالی کانفرنس بنادیا۔ عمدہ انتظامات وسیع و عریض پنڈال' لاکھوں لاکھ کی حاضری' نہایت سکون واطمینان سے اس کا اختتام پذیر ہونا محض اللہ رب العزت کا فضل وکرم ہے۔ دار العلوم دیوبند سے حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن کی قیادت باسعادت میں ایک بہت بڑے وفد نے شرکت کی۔ جن میں حضرت مولانا سید محمد اسعد مدنی' مولانا قاری محمد عثمان منصور پوری' مولانا سعید احمد پالن پوری' مولانا شاہ عالم خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ افغانستان' لیبیا' ایران' سے سرکاری وفود نے شرکت کی۔ برطانیہ' بنگلہ دیش' سعودیہ' عرب امارات' افریقہ' امریکہ' کینیڈا' کی اسلامی تنظیمات و جمعیات کے وفود بھی شریک ہوئے۔ پاکستان و آزاد کشمیر سے دیوبندی مسلک کی تمام چھوٹی اور بڑی تنظیموں' وفاق المدارس نے بھرپور انداز میں شرکت کی۔ اللہ رب العزت کے کرم کے نظارے دیکھنے میں آئے کہ پاکستان کی دیوبند سے وابستہ تمام قابل ذکر شخصیات نے شرکت کرکے کانفرنس کی رونق کو دوبالا کیا اور گلہائے رنگارنگ سے کانفرنس نے ایک حسین و دلاویز گلدستہ کی شکل اختیار کرلی۔ جمعیت علماء اسلام کے رضاکاروں کی تنظیم 'انصار الاسلام نے (باوردی) نظم کو سنبھالنے کے لئے انتہائی مستعدی سے خدمات سرانجام دیں۔ حضرت مولانا گل نصیب خان' حضرت مولانا عطاء الرحمٰن اور کے رفقاء کی شبانہ روز محنت نے کانفرنس کو چار چاند لگادیئے۔ چاروں صوبوں سے جمعیت کی قیادت نے جان جوکھوں میں ڈال کر اسے فقید المثال بنایا۔ قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن کی

امارت اور مولانا عبدالغفور حیدری کی نظامت کا یہ تاریخی کارنامہ دیوبندی مسلک کی تاریخ کا سنہری باب ہے۔ اللہ رب العزت اس کانفرنس کو اتحاد امت اور اسلامی نظام کے نفاذ کا ذریعہ بنادیں۔وماذالك علی اللہ بعزیز!

امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی کی دفتر مرکزیہ تشریف آوری

جمعیت علماء ہند کے سربراہ امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی 14 اپریل بروز ہفتہ ملتان تشریف لائے۔ ظہر کی نماز آپ نے دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جامع مسجد میں ادا فرمائی۔ اور حاضرین سے ایمان پرور جہاد آفریں خطاب فرمایا۔ سامعین وحاضرین کو اپنی زیارت اور دعا سے سرفراز فرمایا۔ تھوڑی دیر دفتر کے کمرہ میں قیام فرماکر عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اپنے گرانقدر مشوروں سے ممنون فرمایا۔ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری سے کام کی تفصیلات سن کر خوشی وانبساط کا اظہار فرمایا۔

آپ نے اپنے ملتان کے ایک روزہ قیام میں جامعہ خیر المدارس' جامعہ رحیمیہ اور جمعیت علماء اسلام کے اجتماعات میں شرکت فرمائی۔ اور اسی روز شام کو لاہور تشریف لے گئے۔ اگلے روز جامعہ مدنیہ میں خطاب فرماکر واہگہ کے راستہ واپس تشریف لے گئے۔ آپ کو الوداع کہنے کے لئے اس سفر کے میزبان قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مخدوم المشائخ حضرت سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم' مولانا محمد امجد خان' مولانا رشید میاں' مولانا محمود میاں کی قیادت میں علماء کرام کی کثیر جماعت نے آپ کو الوداع کیا۔

حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کے بھائی جناب ملک محمد افضل صاحب 11 اپریل صبح عارضہ قلب سے انتقال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون • مرحوم عرصہ سے عارضہ قلب کے مریض تھے لیکن چلنا پھرنا معمولات میں کوئی فرق نہ آیا تھا۔ گزشتہ چند سالوں سے تو بالکل صحت ٹھیک تھی۔ 11 اپریل کو اچانک دل کا دورہ پڑا جو جان لیوا ثابت ہوا۔ حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم پشاور میں ڈیڑھ صد سالہ خدمات دار العلوم دیوبند کانفرنس کے آخری اجلاس میں رونق افروز تھے۔ موبائل پر فوتگی کی اطلاع موصول ہوئی۔ آپ خانقاہ سراجیہ کے لئے

عازم سفر ہو گئے۔ شام ساڑھے پانچ بجے جنازہ ہوا اور اپنے ہاتھوں سے بھائی کو خانقاہ سراجیہ کے قبرستان میں رحمت حق کے سپرد فرمایا۔ ملک بھر سے تعزیت کے لئے آنے والوں کا تانتا بندھا ہوا ہے۔ حق تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت اور حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم اور خاندان کے جملہ افراد کو صبر جمیل نصیب فرمائیں۔

مولانا حافظ محمد امین کی رحلت

جامعہ مظاہر العلوم سہارن پور کے تربیت یافتہ' خانقاہ عالیہ رحیمیہ رائے پور کے فیض یافتہ حضرت مولانا حافظ محمد امین صاحب منچن آبادی گزشتہ دنوں وصال فرما گئے۔ آپ شاہی عیدگاہ منچن آباد اور جامع مسجد مصطفیٰ والی منچن آباد کے خطیب تھے۔ تحریک ختم نبوت میں بھرپور حصہ لیا اور قید کی صعوبتوں کو برداشت کیا۔ جمعیت علماء اسلام اور مجلس تحفظ ختم نبوت سے وابستہ رہے۔ 21 اپریل کو آپ کی یاد میں تعزیتی جلسہ منعقد ہوا۔ آپ کی پچاس سالہ علمی تدریسی مذہبی و ملی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔ آپ کے صاحبزادہ حاجی محمد اشرف سومرو حکیم محمد احمد سومرو فاروق اعظم سومرو اور خاندان الحافظ کے تمام افراد کے غم میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت برابر کی شریک ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں۔ آمین!

بقیہ : تضاد بیانیاں

پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد نور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت کا وجود قرار دیا ہے۔"

تردید : براہین احمدیہ ص ۹۷ ج ۵ پر اپنی اصلیت بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ :

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

مرزائی بتائیں کہ مرزا قادیانی بشر کی کونسی جائے نفرت تھا۔

قول اول : سیرت المہدی ص ۱۳۹ ج ۱ وص ۱۵۷ ج ۱ پر لکھتا ہے کہ : "انبیاء کرام کو احتلام نہیں ہوتا۔"

تردید : سیرت المہدی ص ۲۴۲ ج ۳ پر ہے کہ ایک سفر میں حضرت (مرزا) کو احتلام ہوا۔

صاحبزادہ طارق محمود

قادیانیوں کی شرارت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی رہنماؤں نے قادیانیوں کی جانب سے اپنے نام مسلمانوں ووٹر لسٹوں میں درج کروانے کی شر انگیز حرکت پر شدید غم و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کے نام مسلمان ووٹر لسٹوں سے خارج کیے جائیں۔ مجلس کے احتجاج پر الیکشن کمیشن فیصل آباد کے ایک ترجمان نے بتایا کہ ووٹر لسٹیں گھر گھر جا کر بنائی گئیں بلکہ 1988ء کی مردم شماری لسٹ سے نقل کر کے بنائی ہیں۔ قادیانی جماعت نے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے قادیانیوں کو ہدایت کی کہ وہ اپنے نام قادیانی مذہبی خانہ کی بجائے مسلم خانہ میں درج کروائیں۔ مجلس تحفظ ختم نبوت اور دیگر دینی جماعتوں کے رہنماؤں نے مطالبہ کیا ہے کہ ووٹر لسٹیں درست کی جائیں تاکہ قادیانیوں کی آئینی حیثیت واضح ہو سکے۔

قادیانیوں کے نام ووٹر لسٹوں میں مسلمانوں کے ساتھ درج ہونے سے کون سی قیامت آجائے گی؟۔ کیا قادیانی پاکستان کے شہری نہیں اور یہ کہ انہیں کیا شہری بنیادی حقوق حاصل نہیں؟ اور کیا علماء کا ان کے بارے میں رویہ مذہبی انتہاپسندی نہیں؟ یہ ایسے سوالات ہیں جو قادیانی پراپیگنڈے کے نتیجہ میں اٹھائے جاتے ہیں۔ ان سوالات کا جواب اس لئے بھی ضروری ہے تاکہ نئی نسل کو قادیانی فتنہ کے مضمرات اور ان کی مذہبی و شرعی حیثیت کے علاوہ آئینی حیثیت سے آگاہ رکھا جا سکے۔

قادیانی مرزائی جو اپنے آپ کو احمدی کہلواتے ہیں۔ ان کی دینی شرعی حیثیت کے بارے میں پوری امت کی دو نہیں ایک ہی رائے ہے۔ قادیانیوں اور مسلمانوں کے مابین اختلافات و نزاع کا باعث آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کی ذات ہے۔ جنہوں نے مختلف نوعیت کے دعاوی کے علاوہ دعویٰ نبوت بھی کیا۔ مرزا صاحب نے اپنی ذات کے لئے نبی بلکہ خاتم النبیین' اپنی بیوی کے لئے ام المومنین' اولاد کے لئے شعائر اللہ' تابعین کے لئے خلیفتہ المسلمین' اپنی بیٹی کے لئے سیدۃ النساء' اپنے ساتھیوں کے لئے صحابی' وہ مخصوص القابات اختیار اور استعمال کئے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مخصوص ہیں کسی اور کے لئے

ان کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ ہمارے مختلف فرقوں اور مسالک کے اختلافات کے باوجود قادیانیوں کے بارے میں متفقہ فیصلہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو ماننے والوں کا اسلام اور مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں۔ اپنے مذہبی عقائد اور دینی تشخص کے باعث وہ مسلمانوں کے متوازی الگ امت اور قوم کی حیثیت رکھتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو دعویٰ نبوت کے تناظر میں دیکھا جائے تو ان کی پوری تحریک کا مرکز اور محور دو چیزیں ہیں۔ نمبر ایک: تنسیخ جہاد۔ نمبر دو: اطاعت برطانیہ۔ مرزا صاحب خود اقرار کرتے ہیں کہ وہ انگریزی حکومت کا خود کاشتہ پودا ہیں اس اعتراف کے بعد کسی شک وشبہ کی گنجائش باقی نہیں رہ جاتی کہ "تحریک احمدیت" کو تاج برطانیہ کی سرپرستی میں پروان چڑھایا گیا۔

قیام پاکستان کے بعد قادیانیوں کی سازشوں اور ریشہ دوانیوں کے نتیجہ میں 1953ء میں ان کے خلاف فقید المثال تحریک ختم نبوت چلی۔ اس تحریک کے نتیجہ میں پاکستان کو قادیانی اسٹیٹ بنانے کی ناپاک سازش پایہ تکمیل تک نہ پہنچ سکی۔ قادیانیوں کے خلاف دوسری فیصلہ کن تحریک 1974ء میں چلی جس کے باعث علامہ اقبال کے مطالبہ کا خواب شرمندۂ تعبیر ہوا اور قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار پائے۔ قادیانیوں نے شروع دن سے یہ پراپیگنڈہ کر کے اسے ملاؤں کا مسئلہ قرار دے کر مسلمانوں کو اپنے بارے میں صحیح فیصلہ کرنے سے روکنے کی کوشش کی۔ اگر یہ محض ملاؤں کا مسئلہ ہوتا تو منبر ومحراب کی بجائے پارلیمنٹ کی سطح پر کیوں حل کیا جاتا۔ قادیانی جماعت کے دونوں "ربوائی" "لاہوری" گروپوں کو پوری پوری صفائی کا موقع دیا گیا۔ قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا ناصر پر قومی اسمبلی میں تیرہ دن جرح ہوئی۔ سیاسی حلقوں میں پیپلز پارٹی کو لادین قرار دیا جاتا ہے۔ سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو سیاسی شخصیت تھے۔ عالم' مفتی' مولوی نہ تھے۔ پارلیمانی' جمہوری بنیاد پر غیر جانب دارانہ طور پر قادیانیوں کا کفر ثابت ہونے پر ایک آئینی ترمیم کے ذریعہ انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ اس فیصلہ پر قانوناً عمل داری کے لئے 1984ء میں امتناع قادیانیت آرڈیننس کا نفاذ عمل میں آیا۔ قادیانیوں نے پوری امت مسلمہ کے اجتماعی عقیدہ' پاکستانی قوم' قانون ساز ادارے پارلیمنٹ کے فیصلہ کو تسلیم نہیں کیا۔ ابھی تک اپنے آپ کو مسلمان کہلوانے لکھوانے پر بضد ہیں۔ قادیانیوں کی طرف سے مسلمان ووٹر لسٹوں میں اپنے ناموں کا اندراج اسی ضد' ہٹ دھرمی کا مظاہرہ ہے۔ لطف کی بات یہ کہ قادیانی جماعت اپنے آپ کو غیر مسلم اقلیت تسلیم کرنے کو تیار نہیں۔ لیکن بیرون ملک اپنے آپ کو مظلوم اقلیت کے طور پر پیش کرتی ہے۔

قادیانیوں کی جانب سے اپنے نام مسلمان ووٹر لسٹوں میں درج کروانے کی حرکت اس لئے بھی قابل اعتراض ہے کہ قادیانی اپنی مذہبی آئینی حیثیت سے روگردانی کر کے مسلمانوں کی صفوں میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ قادیانیوں کی یہ شرارت آئین اور قانون سے متصادم ہے۔ پاکستان میں بسنے والی دیگر اقلیتیں عیسائی' ہندو' سکھ' پارسی' انہوں نے کبھی اپنا مذہب نہیں چھپایا۔ جن سرکاری دستاویزات میں مذہب کا خانہ موجود ہے فقط قادیانی ہی ایسی اقلیت ہے جس کے افراد اپنا مذہب لکھنے سے احتراز کرتے ہیں۔ ان کا یہ عمل آئین سے بغاوت اور قانون کی صریحاً خلاف ورزی کے مترادف ہے۔ قادیانی آئین و قانون کو تسلیم نہیں کرتے تو پھر وہ کس منہ سے بنیادی شہری حقوق کا مطالبہ کرتے ہیں؟۔ پاکستان کی تمام اقلیتیں نہ صرف ملکی آئین و قانون کا احترام کرتی ہیں بلکہ وہ پاکستان کو اپنا وطن قرار دیتی ہیں۔ اس کے برعکس قادیانیوں نے پاکستان کے وجود کو ابھی تک تسلیم نہیں کیا بلکہ اکھنڈ بھارت قادیانیوں کا مذہبی اور ان کے بڑوں کا الہامی عقیدہ ہے۔ قادیانی اپنے مردے سرزمین وطن میں امانتاً دفن کرتے ہیں۔ وہ بالآخر اپنے مردوں کو قادیان بھارت لے جانا چاہتے ہیں جسے وہ مکہ اور مدینہ سے افضل قرار دیتے ہیں۔ یہ بھی ان کے ایمان کا حصہ ہے۔ خود کو مسلمانوں کہلوانے اور اقلیت کا ہماری صفوں میں دیدہ دہنی سے گھسنے کا جنون کیا یہ اکثریت کے حقوق غصب کرنے اور اکثریت کی رائے جھٹک کر انہیں مشتعل کرنے کے مترادف نہیں؟۔

قادیانی اپنے بارے میں امت مسلمہ کی اجتماعی رائے کو رد کرتے ہیں۔ پارلیمنٹ کی آئینی ترمیم کو تسلیم کرنے کو تیار نہیں۔ ملک کی سب سے بڑی عدالت سپریم کورٹ' ہائی کورٹ' وفاقی شرعی عدالت' بشمول لوئر کورٹس نے ان کے کفر پر مہر تصدیق ثبت کردی ہے۔ قادیانی جماعت کی جانب سے ملک کی اعلیٰ عدالتوں پر عدم اعتماد ان کی ڈھٹائی کا بین ثبوت ہے۔ میں نہ مانوں کی رٹ لگانے والی اقلیت' آئین و قانون کا مذاق اڑانے والی اقلیت' اور دنیا کی نظروں میں دھول جھونک کر مظلومیت کا ڈھنڈورا پیٹنے والی اقلیت' نے جس انتہاپسندی کا مظاہرہ کیا ہے ہمارے علماء نے جواباً مذہبی انتہاپسندی اختیار نہیں کی۔ دینی رہنماؤں نے اگر مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کے درج شدہ نام مسلمان ووٹر لسٹوں سے خارج کئے جائیں تو ان کا مطالبہ آئین کی پاسداری اور قانون کی بالادستی قائم کرنے کا مطالبہ ہے۔ شیعہ سنی کشیدگی کو سامنے رکھ کر سوچئے کہ دونوں جانب کی متحارب تنظیموں میں سے انتہاپسند عسکری گروہوں کی دہشت گرد کارروائیوں کے باعث خون ریزی کہاں تک پہنچ چکی ہے؟۔ قادیانیوں کے خلاف ہماری دینی قیادت اور مخصوص جماعتوں کا

بقیہ صفحہ 34: پر

ادارہ

اتباع سنت

خطاب: مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

خطبہ مسنونہ!

دوستو بزرگو اور بھائیو! قرآن کریم نے فرمایا:" لقدکان لکم فی رسول اللّٰہ اسوۃ حسنۃ" حضور علیہ السلام نے ہمیں جو عمل کر کے دیکھایا اصل میں وہی دین ہے۔ اسلام یہ چاہتا ہے اور حضور علیہ السلام کے ارشادات سے یہ پتہ چلتا ہے کہ جس طرح حضور علیہ السلام نے ہمیں عمل کر کے دیکھایا ہم مامور ہیں، ہمیں حکم ہے کہ ہم بھی اسی طرح عمل کریں۔ اپنی مرضی سے عمل کرنے کی شریعت اجازت نہیں دیتی۔ اسی چیز کا نام ہے اتباع سنت۔ مثلاً میرا نماز پڑھنے کا ارادہ ہے وہ اتباع سنت کا ہے کہ نبی علیہ السلام کی جو سنت ہو اس کا اتباع کیا جائے۔ سنت کے دو معنی ہیں۔ اس میں حکموں کے دو درجے ہیں۔ اس میں ایک درجہ سنت کا ہے۔ مثلاً ایک حکم کا درجہ یہ ہے کہ بعض حکم فرض ہوتے ہیں۔ بعض حکم واجب ہوتے ہیں۔ بعض حکم سنت ہوتے ہیں۔ بعض سنت مؤکدہ ہوتے ہیں۔ بعض سنت غیر مؤکدہ ہوتے ہیں۔ بعض سنن عادیہ ہوتے ہیں۔ ایک سنت کا ترجمہ یہ ہے کہ حکم میں جتنے درجے ہیں ان میں ایک درجے کا نام سنت ہے۔ ایک سنت کا وہ معنی ہے کہ جس طرح حضور علیہ السلام نے عمل فرمایا اس طرح عمل کیا جائے۔

پھر جو فرض ہو گا وہ بھی سنت ہو گا، جو واجب ہو گا وہ بھی سنت ہو گا، جو مستحب ہو گا وہ بھی سنت ہو گا۔ میں جس سنت کی بات کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ جس طرح حضور علیہ السلام نے عمل کیا اسی طرح عمل کیا جائے اور عربی کا ایک محاورہ ہے:" الاشیاء تعرف باضد ادہا" ہر چیز اپنی ضد سے پہچانی جاتی ہے۔ یعنی دن کب ختم ہو گا، جب رات قائم ہو گی۔ یعنی ہر چیز اپنی ضد سے پہچانی جاتی ہے۔ سنت بھی اپنی ضد سے پہچانی جائے گی۔ حضور علیہ السلام کے طریقے پر عمل کرنا سنت ہے اور حضور علیہ السلام کے طریقہ عمل کے خلاف عمل کرنا اس کا نام بدعت ہے۔ سنت عبادت ہے۔ بدعت معاصی ہے اور بعض لوگوں نے تقسیم کی ہے کہ بدعت دو قسم کی ہوتی ہے۔ بعض بدعتیں اچھی ہوتی ہیں بعض بدعتیں بری ہوتی ہیں۔ تو اچھی بدعت کا

ارتکاب صحیح ہے۔بری بدعت ہی بری ہوتی ہے۔یہ تقسیم غلط ہے اس لئے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: "کل بدعة ضلالة" کہ ہر بدعت گمراہی ہے۔اس لئے بدعت کی یہ تقسیم کرنا کہ اچھی اور بری بدعتیں ہوتی ہیں یہ حضور ﷺ کی اس حدیث کے خلاف ہے۔اور حضرت مجدد الف ثانیؒ نے لکھا ہے کہ کوئی بدعت حسنہ نہیں ہوا کرتی۔اس پر اعتراض ہوتا ہے۔اس کا جواب پہلے دے دوں پھر مضمون شروع کروں گا۔

سیدنا فاروق اعظمؓ کے زمانے میں تراویح کی نماز مختلف جماعتوں میں پڑھتے تھے۔مثلاً ایک آدمی مسجد کے اس کونے میں پڑھ رہا ہے دو اس کے پیچھے ہیں۔ایک اس کونے میں قرآن پڑھ رہا ہے چار آدمی اس کے پیچھے ہیں۔ایک ادھر پڑھ رہا ہے دس اس کے پیچھے ہیں۔تو فاروق اعظمؓ تشریف لائے اور مختلف قرآن پڑھنے والے اور ان کے مختلف مقتدی دیکھے تو فرمایا کیا ہی اچھا ہو کہ ایک ہی امام ہو اور سب اسی کے پیچھے پڑھیں تو دو اکابر صحابہ کرامؓ کو مقرر کر لیا کہ یا تو تراویح پڑھایا کر' یا تو پڑھایا کر' اور باقی تمام کو حکم دیا کہ سب ایک ہی امام کے پیچھے پڑھو۔تو حضرت عمرؓ چلے گئے گشت کرنے اور پھرتے پھراتے واپس تشریف لائے۔تو ایک امام کھڑا تھا اور باقی سب اس کے پیچھے تھے۔اب اسے دیکھ کر لوگ کہتے ہیں: "البدعة الحسنة هذه" یہ بدعت بڑی اچھی ہے۔اس سے دلیل پکڑی ہے بعض لوگوں نے کہ بدعت دو قسم کی ہوتی ہے۔اچھی بھی اور بری بھی۔حضرت عمرؓ کا کیا منشاء تھا؟ یہ تو میں علیحدہ ذکر کروں گا۔

دراصل بات یہ ہے کہ حضور ﷺ کا عمل بھی سنت ہے اور صحابہ کرامؓ کا عمل بھی سنت ہے۔حضور ﷺ کے عمل کا' اور صحابہ کرامؓ کے عمل کا' دونوں کا نام سنت ہے۔چنانچہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: "عليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين." کہ میری سنت کو بھی ضرور پکڑنا اور میرے صحابہؓ کی سنت کو بھی ضرور پکڑنا۔تو صحابہ کرامؓ کے فعل کو حضور ﷺ نے سنت فرمایا۔تو حضرت عمرؓ کا عمل بدعت ہے ہی نہیں۔اور پھر یہ کہنا کہ بدعت دو قسم کی ہوتی ہے۔اچھی اور بری۔یہ تو بات ہی غلط ہے۔صحابیؓ کا فعل تو بدعت ہوتا ہی نہیں۔اگر صحابیؓ کا فعل بدعت ہوتا تو پھر کہا جاتا کہ بدعت اچھی اور بری ہوتی ہے۔تو بہر حال یہ تقسیم نہیں ہے۔حضور ﷺ نے فرمایا کہ ہر بدعت گمراہی ہے۔

اب میں اتنی تمہید کے بعد مضمون شروع کرتا ہوں۔اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا: "لقدکان لکم فی رسول الله اسوة حسنة." "اے میرے بندو! حضور ﷺ کا جو عمل ہوگا وہ تمہارے لئے بہترین نمونہ ہوگا۔اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمیں حضور ﷺ کے طریقوں

پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ ہر عمل میں وہ طریقہ اختیار کیا کرو جو حضور ﷺ کا طریقہ ہے۔ حضور ﷺ کا طریقہ کتنا ضروری تھا حضور ﷺ کے عمل کے طریقے کی حفاظت کے لئے شریعت نے کتنا اہتمام کیا؟۔ اس پر بات کرتا ہوں۔ مقصد میرا یہ ہے کہ جو چیز جتنی زیادہ ضروری ہوتی ہے اسی کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ مثلاً ایک آدمی جب سفر کرتا ہے سب سے زیادہ ضروری چیز جو اس کے لئے ہوتی ہے وہ یہ سوچنا ہے کہ میرے پاس رقم کتنی ہے۔ اس کے بعد سفر کے لئے دوسری ضروری چیز کپڑا یا بستر وغیرہ اس کا انتظام کرتا ہے۔ اس کے بعد آدمی سوچتا ہے کہ میں سفر میں خالی بیٹھا رہا تو میرا وقت ضائع ہوگا تو وہ اگر تلاوت کا شوقین ہے تو قرآن مجید ساتھ لیتا ہے' کتابوں کا مطالعہ کرنے والا کتاب ساتھ لیتا ہے اور کوئی تاش بھی ساتھ لے لیتا ہے۔ تو ہر چیز کی ایک ضرورت ہوتی ہے اور جتنی کوئی چیز زیادہ ضروری ہوتی ہے اتنا ہی اس کا م اہتمام کیا جاتا ہے۔

حضور ﷺ کے عمل کی حفاظت کیوں کی گئی۔ اس لئے کہ حضور ﷺ کا جو عمل تھا وہی دین تھا' وہی شریعت تھی۔ دین کی بنیاد حضور ﷺ کی سنت تھی لیکن اس کی حفاظت کیسے کی گئی۔ اب توجہ سے سنو! آنحضرت ﷺ کی نبوت کی زندگی جو ہے وہ 23 سال ہے۔ جب حضور ﷺ کی نبوت کی تقریباً آدھی زندگی گزر گئی تو قرآن مجید اکثر نازل ہو چکا تھا۔ شریعت کے اکثر احکام نازل ہو چکے تھے تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے عمل کے طریقے اور سنت کی حفاظت کا اہتمام یوں کیا کہ آنحضرت ﷺ کی ایک شادی تو نبوت سے قبل ہوئی تھی اور وہ شادی حضور ﷺ نے اپنی مرضی سے اپنی صوابدید پر کی تھی۔ اس وقت وحی نازل نہیں ہوا کرتی تھی۔

جب حضور ﷺ کی عمر تقریباً باون ترپن سال کی ہوگئی تو اللہ پاک نے حکم دیا حضور ﷺ کو کہ آپ اور نکاح کریں۔ حالانکہ نبوت کے دس سال پہلے بھی اللہ تعالیٰ نے حکم نہیں دیا۔ یعنی وحی شروع ہونے کے دس سال بعد بھی اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو نکاح کا حکم نہیں دیا بعد میں دیا ہے۔ کیونکہ ان دنوں شریعت کے احکام ابھی نازل ہو رہے تھے۔ جب شریعت کا اکثر حصہ نازل ہو چکا تو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے بعد کوئی اور نبی تو پیدا نہیں کرنا تھا حضور ﷺ ہی کے عمل نے دین بننا تھا اور حضور ﷺ ہی کے عمل نے قیامت تک باقی رہنا تھا۔ اگر کوئی اور نبی پیدا ہونا ہوتا تو اللہ تعالیٰ اتنا اہتمام نہ کرتے کیونکہ اگر نبی کوئی اور بھی پیدا ہونا ہوتا تو اس پر موقوف کرتے۔ اس کی ایسی مثال ہے کہ اگر ایک آدمی سفر کرے اور اس

کے لڑکے کسی اور جگہ رہتے ہوں اور باپ کا یہ طریقہ ہو کہ کبھی ایک ماہ ایک کے پاس اور دو ماہ دوسرے کے پاس۔ جائیداد سب کو دے دی ہے۔ ایک بیٹے کے پاس گیا تو خرچ کے لئے روپیہ وہاں سے لے لیا۔ دوسرے کے پاس گیا تو خرچ کے لئے وہاں سے لے لیا۔ تو پھر چلتے وقت سارے سفر کا روپیہ لینے کی ضرورت نہیں۔ یہ سوچتا ہے کہ کچھ لے لوں دو ماہ تو حیدر آباد رہوں گا بڑے لڑکے کے پاس۔ پھر لاہور چلا جاؤں گا۔ تو حیدر آباد سے جب چلتا ہے تو جانا اس نے پشاور ہے تو پھر بھی پورا خرچ لے کر نہیں چلتا۔ سوچتا ہے کہ ملتان میں تیسرا لڑکا رہتا ہے۔ وہاں ٹھہروں گا۔ باقی پیسے وہاں سے لے لوں گا۔ اور اگر راستے میں اس کے بیٹے کی رہائش کہیں نہ ہو یا سارے ایک ہی جگہ پہ رہتے ہوں۔ تو پھر باپ پورا سفر خرچ لے کر چلتا ہے کہ راستے میں لینے کی کوئی گنجائش نہیں۔

اگر حضور ﷺ کے بعد نبیوں نے آنا ہوتا تو اللہ تعالیٰ کچھ عمل ایک نبی کا لے لیتا اگر پورا نہیں یاد کریں گے تو پھر دوسرا آجائے گا۔ اس سے یاد کرلیں گے۔ اگر اس کا عمل پورا نہیں یاد کریں گے تو پھر تیسرا آجائے گا اس کا یاد کرلیں گے۔ نبی تو آتے رہیں گے۔ لہذا زیادہ تشویش کی بات نہیں ہے۔ چونکہ نبی اکرم ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آنا تھا تو اللہ تعالیٰ نے ایسی صورت امت کے لئے اختیار کی یہی ایک نبی ہے اس کے بعد کوئی اور نہیں بھیجنا۔ اس کی زندگی پوری یاد کرلو اگر کوئی گوشہ تم نے چھوڑ دیا تو قیامت تک وہ نہیں ملے گا۔

تو اہتمام کیا گیا کہ حضور ﷺ کی عملی زندگی امت کو یاد ہو جائے۔ کوئی گوشہ حضور ﷺ کی زندگی کا مخفی نہ رہ جائے۔

اب انسان کی دو زندگیاں ہیں۔ ایک زندگی دن کی' اور ایک زندگی رات کی۔ دن کی زندگی میں جو چاہے فیض حاصل کرسکتا ہے۔ رات کی زندگی میں ہر مرد نہیں پاس بیٹھ سکتا۔ جب میں گھر میں ہوں گا تو میری ضرورت کے مطابق میری بیوی بھی ہونی چاہئے۔ اگر مجھے ایک بیوی کی ضرورت ہے تو بہر حال میں ایک ہی سے نباہ کرلوں گا۔ اگر مجھے دوسری کی ضرورت ہے تو میں دوسری بھی کرلوں گا۔ تو میری بیوی ہوگی' میری بچی ہوگی اور اگر میرا بیٹا ہوا تو میری بہو بھی ہوگی۔ تو پھر یہ تو ناممکن ہے کہ تو جب چاہے میرے گھر میں آجائے۔ جب چاہے میرے گھر میں بیٹھ جائے۔

وہ تو میری گھریلو زندگی ہوگی۔ اس میں میری بیوی' میری بیٹی' میری بہو' میرے گھر میں رہ

سکتی ہے۔ ہر آدمی تو نہیں آسکتا اور نبی کی زندگی جو دن کی ہوتی ہے وہ بھی دین کا حصہ ہوتا ہے' جو رات کی ہوتی ہے وہ بھی دین کا حصہ ہوتا ہے' اور نبی ﷺ نے دنیا کو یہ بھی بتایا کہ دن کی زندگی کس طرح گزارنی ہے اور رات کی زندگی کس طرح گزارنی ہے۔ اور نبی ﷺ نے یہ بھی بتایا کہ مردوں کے ساتھ زندگی کیسے گزارنی ہے اور عورتوں کے ساتھ کیسے گزارنی ہے۔ یہ بھی بتایا کہ بیٹے نے ماں کے ساتھ کیا معاملہ کرنا ہے اور ماں نے بیٹی کے ساتھ کیا معاملہ کرنا ہے۔ اور باپ نے بیٹی کے ساتھ کیا معاملہ کرنا ہے' یہ بھی بتادیا۔ تاکہ ہر شخص اپنی بیٹی کے ساتھ وہی معاملہ کرے جو نبی ﷺ نے کیا۔ ہر آدمی اپنی ماں سے وہی معاملہ کرے جیسا نبی ﷺ نے اپنی ماں سے کیا اور ہر شخص اپنی بیوی سے وہی معاملہ کرے جو نبی ﷺ نے اپنی بیوی سے کیا ہو۔ نبی ﷺ کا ہر عمل دین ہوتا ہے۔

نبی ﷺ کی رات کی زندگی بھی دین کا حصہ ہوگا اور اس میں بیوی کی ضرورت تھی کہ حضور ﷺ کو اپنی ضرورت انسانی کے تحت جتنے نکاح کی ضرورت تھی اس میں اللہ تعالیٰ نے کوئی دخل نہیں دیا کہ کرو یا نہ کرو۔ لہٰذا دس سال تک ایک ہی بیوی رہی اور ایک کے علاوہ کسی اور سے نکاح نہیں کیا۔ جب نبی ﷺ کی نبوت کے دس سال گزر چکے اور شریعت کا بہت سارا حصہ نازل ہو چکا اور اب چند سال باقی رہ گئے زندگی کے' اور حضور ﷺ کی ساری زندگی کی حفاظت ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے حکم دے دیا کہ اب تم زیادہ شادیاں کرو۔

جوانی میں ایک ہوئی اور بڑھاپے میں کئی ہوئیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کو یوں شوق ہوتا کہ میرا نبی لاڈلا ہے اور بہت ساری اس کی بیویاں ہوں تو جوانی میں ہی اللہ تعالیٰ حکم دے دیتے حالانکہ جوانی میں حکم نہیں دیا۔ بڑھاپے میں حکم دیا جب انسان کو بیوی کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ کبھی آپ نے دیکھا ہوگا کہ ادھ کھڑ عمر میں کوئی آدمی ایسا ہو کہ اس کی بیوی فوت ہو جائے تو پھر وہ رشتہ تلاش کرتا ہے اور بیٹے سے کہتا ہے کہ یار کوئی ایسا رشتہ تلاش کرو کہ جو میری عمر کی ہو۔ امیر آدمی پڑھا لکھا اور دولت مند ہو تو بڑھاپے میں بھی لوگ رشتہ دیتے ہیں اور چھوٹی چھوٹی عمر کی بیٹیاں بھی دے دیتے ہیں اور بعض لوگ جو شریف ہوتے ہیں وہ کہتے ہیں نا بھائی یہ تو ظلم ہے کہ میں ساٹھ سال کا اور بیوی پندرہ سال کی۔ میں تو ایسا نہیں کرتا تو پھر پوچھا صاحب ضرورت کیا تھی شادی کی۔ تو پھر اس نے کہا صاحب آپ جانتے ہیں بیوی سے جو راحت پہنچتی ہے کھانے پینے کی' بستر وغیرہ کی وہ بیٹی اور بہو سے نہیں پہنچتی۔ یہ دنیا کا قاعدہ ہے ناں؟ تو اس عمر میں

آدمی کھانے پینے اور دوسرے کاموں میں سہولت کے لئے شادی کرتا ہے کہ بیوی ہوتی ہے آدمی بلا تکلف بات کہہ سکتا ہے۔ عجیب بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو فرمایا کہ تم ایک نکاح کرو۔ اس کے بعد پھر ایک اور نکاح کرو' پھر ایک اور کرو' پھر فرمایا پھر ایک اور کرو۔ اللہ تعالیٰ حکم جو دینے لگے تو بارہ شادیوں کا حکم دے دیا۔ یہ بات سوچنے کی ہے۔ اول اللہ تعالیٰ کا اس بات سے کیا تعلق کہ نبی سے کہتے کہ نکاح کر! کیوں؟ یہ تو انسانی ضرورت ہے کوئی کرے نہ کرے؟ اور اگر اللہ تعالیٰ کا دخل اسی لئے تھا کہ مجرد رہے گا تو نگاہ اچھی نہیں رہے گی۔ چلو بھئی ٹھیک ہے آدمی کی نگاہ اچھی نہیں رہتی لیکن آپ ﷺ تو نبی ہیں۔ یہاں یہ تصور بھی نہیں اور عجیب بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بارہ کرو۔ بارہ تو گلے کا ہار بن گئیں۔ یہ تو تکلیف کا باعث ہو گیا۔ نہیں ایسا نہیں۔ بلکہ اللہ رب العزت نے دن کو صحابہ کرامؓ کے ذریعہ' رات کو ازواج مطہراتؓ کے ذریعہ' آپ ﷺ کی زندگی کے دن رات کی شریعت و سنت کو محفوظ کرنے کا اہتمام فرمایا۔ ہر صحابیؓ نے اپنی دینی ہمت و استطاعت سے نبی ﷺ کی ایک ایک سنت کو' ایک ایک ادا کو' ایک ایک مسئلہ کو محفوظ کیا۔ اسی طرح ازواج مطہراتؓ کے ذریعہ آپ ﷺ کی بقیہ نجی زندگی کے ایک ایک لمحہ کو محفوظ کرنے کا اہتمام فرمایا تاکہ نبی ﷺ کا ایک ایک عمل ایک ایک طریقہ ایک ایک لمحہ محفوظ ہو جائے۔

اللہ رب العزت نے ہر بات کو محفوظ رکھنے کا اہتمام کیا یہ اس کی حکمتیں ہیں مثلاً دیکھیں جان نکالنے کے لئے فرشتہ کی ڈیوٹی لگائی۔ اللہ تعالیٰ اگر کسی آدمی کو جان نکالنے پر لگا دیتا تو وہ جان نکال تو لیتا لیکن ساتھ روتا بھی رہتا۔ اس لئے کہ جس بچے کی جان نکالی اس کی ماں روتی تو وہ بھی ساتھ رونے لگتا۔ اس لئے فرشتے کو مقرر کیا۔ جس کی نہ بیوی نہ بچے۔ وہ جان لے کر ہوا ہو جاتا ہے گھر والے روتے ہی رہتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کو کیا ضرورت پڑی کہ وہ یہ کہے کہ فلاں سے کہو۔ اللہ تعالیٰ نے اس لئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے جو کام لینا تھا ان عورتوں سے' اس کام کی حکمت اللہ تعالیٰ کو معلوم تھی کہ کون کون بیوی ہے جو میرے نبی ﷺ کے عمل کو یاد رکھ سکے گی اور کون کون سی عورت ہے جس کے مقدر میں نے اولاد رکھی ہے اور کون کون سی عورت ہے جس کے مقدر میں نے اولاد نہیں رکھی۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کو پتہ ہو گا تو اللہ تعالیٰ نے جان جان کے ان عورتوں سے حضور ﷺ کا نکاح کرایا جن کو اولاد پیدا نہیں ہونی تھی۔ چنانچہ ایک نبوت کے قبل کی بیوی ہے حضرت خدیجہؓ' حضور ﷺ کی ساری اولاد اس سے ہوئی۔ بعد میں جتنی بیویاں ہوئی ہیں کسی سے اولاد نہیں ہوئی۔ باقی اگر کوئی یہ کہہ دے کہ کسی مرض کی وجہ سے اولاد نہیں ہوئی یہ تو ہم مانتے نہیں۔

اس لئے کہ حضور علیہ کی ایسی بیویاں کہ ان کو اولاد دوسرے خاوندوں سے ہوئیں حضور علیہ سے نہیں ہوئی اور حضور علیہ کی اولاد خدیجہؓ سے ہوئی باقیوں سے نہیں ہوئی۔ نہ تو یہ کہہ سکتے ہیں کہ ایسے نبی تھے کہ قابل اولاد نہ تھے کیونکہ خدیجہؓ سے اولاد ہوئی اور نہ حضور علیہ کی بیویوں کے متعلق کہہ سکتے ہیں کہ قابل اولاد نہ تھیں۔ اس لئے کہ پہلے خاوندوں سے ان کی اولاد ہوئی۔ نہ ہی یہ کہہ سکتے ہیں کہ اتفاق کی بات تھی اولاد نہ ہوئی۔ بھئی ایک کی نہ ہوئی' دوسری کی نہ ہوئی' تیسری کی نہ ہوئی یہ عجیب اتفاق ہے کہ سب سے نہ ہوئی۔ تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی منشاء یہ تھی کہ نکاح زیادہ ہوں' بیوہ عورتوں سے' اولاد کسی سے نہ ہو۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ کی بیویوں سے کچھ کام لینا تھا جو کام لینا تھا وہ دو تین سے پورا نہیں ہو سکتا تھا۔ وہ کنواریوں سے نہیں ہو سکتا تھا۔ بیواؤں سے نکاح کرایا۔ جو اولاد والیوں سے نہیں ہوتا تھا ان سے نکاح کرایا کہ حضور علیہ کے گھر آکر ان کو اولاد نہ ہو۔ وہ کیا تھا؟ حضور علیہ کی زندگی کی حفاظت کرانی تھی۔ مثلاً ایک شخص کہے کہ مولوی صاحب میں نے علماء سے سنا ہے کہ ہر بات میں حضور علیہ کی سنت پر چلو تو حضور علیہ سویا کب کرتے تھے؟ مجھے بھی نہیں پتہ کہ کب سوتے تھے؟ وہ تو بیوی بتایا کرتی ہے کہ کب سویا کرتے تھے۔ اور اس بیوی نے ہی بتایا کہ حضور علیہ کیسے سویا کرتے تھے۔ ایک شخص کہتا ہے کہ جی میں رات کو جاگنا چاہتا ہوں اور دل چاہتا ہے کہ اس وقت جاگا کروں جب حضور علیہ جاگا کرتے تھے۔ وہ نہ حضرت ابوبکرؓ بتا سکتے ہیں' نہ حضرت عمرؓ بتا سکتے ہیں' نہ حضرت علیؓ بتا سکتے ہیں' یہ تو حضرت خدیجہؓ بتا سکتی ہین' یا حضرت عائشہؓ بتا سکتی ہیں' یا حضرت حفصہؓ بتا سکتی ہیں' یا کوئی اور بیوی بتا سکتی ہے' کہ آپ علیہ رات کو کس وقت اٹھا کرتے تھے اور کتنی نفل پڑھا کرتے تھے اور ان نفل میں کتنا قرآن پڑھا کرتے تھے۔ رکوع لمبا ہوتا تھا یا سجدہ زیادہ لمبا ہوتا تھا۔ جب اٹھتے تھے تو کیا دعا پڑھی تھی جب لیٹے تھے تو کیا دعا پڑھی تھی۔ یہ جو ساری زندگی ہے حضور علیہ کی راتوں کی' وہ کوئی مرد نہیں بتا سکتا وہ بیویاں ہی بتا سکتی ہیں لیکن ایک عورت ساری زندگی کو یاد نہیں رکھ سکتی اس لئے بارہ بیویاں عطا کیں تا کہ نبی علیہ کی رات کی سنتیں دنیا تک پہنچیں۔ اب دیکھئے کہ یہ کہاں سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ کے نکاح خدا کی مرضی سے ہوئے تھے۔ یہ کہاں سے معلوم ہوا کہ حضرت عائشہؓ پر جب منافقین نے بہتان لگایا تو حضور علیہ کئی منزلوں میں سے گزرے۔ ان میں ایک منزل ایسی آئی کہ صحابہؓ کو اکٹھا کر کے یہ فرمایا کہ میں طلاق دے دوں یا نہ دوں۔ صحابہؓ میں سے ایک صحابیؓ نے یہ جواب دیا کہ طلاق دے دیں بیویاں اور بہت مل جائیں گی۔

حضرت عائشہؓ فرمایا کرتی تھیں کہ تمام مسلمان میری طلاق کا مشورہ دے دیتے مجھے صدمہ نہ ہوتا لیکن جس نے میری طلاق کا مشورہ دیا وہ میرا بیٹا تھا۔ بیٹے ماؤں کو بچایا کرتے ہیں' ماؤں کو پھنسایا نہیں کرتے۔

سرکار دو عالم ﷺ کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ جب مشورہ لیا کرتے تھے تو حضرت عمرؓ سے بھی ضرور مشورہ لیا کرتے تھے۔ ان کے مشورہ کے بغیر حضور ﷺ مشورے کو پورا نہیں مانتے تھے۔ اگرچہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کا مرتبہ زیادہ تھا لیکن حضور ﷺ کو اتنا پیار تھا حضرت عمرؓ کے مشورہ کے بغیر مشورے کو ادھورا سمجھتے تھے اور حضرت عمرؓ اگر بول پڑے' بول پڑے' نہ بولے تو حضور ﷺ خود بلایا کرتے تھے۔ چنانچہ غزوہ بدر میں جو ستر قیدی پکڑے گئے تھے تو مشورہ لیا گیا کہ ان کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے تو صحابہ کرامؓ نے رائے دی اپنی اور حضرت عمرؓ چپ رہے کہ رائے آئی تو میں اب نہیں بولتا۔ رائے حضرت عمرؓ کی اور تھی' تو اپنی رائے ہٹالی' تو اس سے پتہ چلا کہ بڑے لوگوں کی یہ عادت تھی کہ اگر کوئی دوسرا رائے دے دے اور رائے ان کی رائے کے خلاف ہو تو اس کی رائے کی تردید نہیں کیا کرتے تھے تو حضور ﷺ نے پوچھا عمرؓ آپ نہیں بولے کیوں نہیں بولے؟۔ اسی طرح سے جب حضرت عائشہؓ کے متعلق مشورہ کیا تو ایک صحابیؓ نے وہ مشورہ دیا جو عرض کیا جا چکا ہے تو حضور ﷺ نے پوچھا عمرؓ کہاں بیٹھے ہو تم بولو تو حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ آپ ﷺ پہلے یہ فرمائیں کہ بیویوں سے نکاح آپ ﷺ نے اپنی مرضی سے کیا تھا یا خدا تعالیٰ کے حکم سے تو حضور ﷺ نے مسکرا کر فرمایا کہ صرف میری مرضی نہیں تھی خدا تعالیٰ کا حکم تھا۔ عرض کیا اگر خدا تعالیٰ کا حکم اور انتخاب تھا تو جس طرح باپ اپنے بیٹے کے لئے برا رشتہ منتخب نہیں کرتا تو خدا تعالیٰ کیونکر اپنے محبوب ﷺ کے لئے برا رشتہ منتخب کر سکتے ہیں؟۔ تو حضور ﷺ نے طلاق دینے کا ارادہ ملتوی کر دیا۔

اس سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ نے جس جس بیوی سے نکاح کیا وہ اللہ تعالیٰ کی مرضی اور حکم سے کیا۔

دوسری وجہ یہ بتاؤں کہ اللہ تعالیٰ نے ایسی عورتیں کیوں تجویز کیں۔ اگر نبی ﷺ کی خواہش سے تجویز کی ہوتیں تو کنواری تجویز کی ہوتیں۔ وہ تو دین کا کام لینا تھا۔ لہذا سمجھدار اور تجربہ کار عورتیں تجویز کیں۔ جن کو نہ کھانے کا شوق' نہ پہننے کا شوق' نہ مہندی کا شوق' نہ چوڑیوں کا شوق' نہ سرخی کا شوق' نہ پوڈر کا شوق' نہ حضور ﷺ کے گھر میں آواز کا شوق' نہ ہنسنے کا شوق' نہ دل لگانے کا شوق۔ یہ شوق ان کے ختم ہو چکے ہوں۔ وہ بیویاں ہوں جو خود بھی راتوں کو جاگنے والی ہوں اور نبی ﷺ کے جاگنے کو بھی دیکھنے والی ہوں۔ پھر اگر اللہ تعالیٰ ایسی عورتیں تجویز فرماتے جن کو اولاد ہوتی پھر ایک ایک بچہ ہوتا تو بارہ ہو جاتے۔ زیادہ بھی

ہو سکتے تھے۔ چوبیس بھی ہو سکتے تھے۔ اس سے بھی زیادہ ہو سکتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان سے اولاد نہ دی تاکہ اولاد کا ان کو فکر نہ ہو۔ نبی علیہ السلام کی اداؤں کا' شریعت کے مسئلوں' حضور علیہ السلام کی سنت اور طریقہ کا ان کو فکر ہو' تاکہ سب کچھ نبی علیہ السلام کی شریعت کا محفوظ ہو جائے۔

تو میں نے اتنی لمبی تقریر کر کے یہ بتایا کہ دین جب نام تھا پیغمبر علیہ السلام کے طریقے کا' اس کی حفاظت کا اللہ تعالیٰ نے یوں انتظام فرمایا کہ دنوں کے لئے تو انتظام کی ضرورت نہ تھی کہ مرد اتنے مسلمان ہو چکے تھے کہ حضور علیہ السلام کے دنوں کے عمل کو یاد کر سکتے تھے راتوں کے عمل کو اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص حکمت سے پیغمبر علیہ السلام کی بیویوں کو عطا فرمایا۔ اب ایک بات کہتا ہوں جس طرح حضور علیہ السلام سے دین سیکھا' ان کے بعد حضور علیہ السلام کے صحابہؓ سے سیکھا' آئمہ دین سے سیکھا' اولیاء سے سیکھا' وہاں سے ہمیں پتہ چلا ہر بات کی عظمت کا۔ حضرت خواجہ اجمیریؒ کے شیخ کا نام ہے خواجہ عثمانؒ۔ بعض بزرگ علم میں بڑی شخصیات گزری ہیں اور تقویٰ اور پرہیزگاری کے بھی پیکر تھے اور عالم بھی تھے۔ بعض بزرگ ایسے گزرے ہیں کہ بزرگی میں تو بڑے مشہور ہوئے ہیں لیکن علم میں ان کے درجے چھوٹے ہیں۔ حضرت خواجہ عثمانؒ بزرگ تو بہت بڑے تھے۔ خواجہ اجمیریؒ کے شیخ تھے لیکن عالم بہت بڑے نہیں تھے۔ ایک دفعہ وہ وضو فرما رہے تھے کہ کوئی عالم ان کے قریب آگیا۔ خواجہ عثمانؒ اس وقت پاؤں دھو رہے تھے دایاں پاؤں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کیا۔ عالم نے فرمایا حضرت جی! آپ تو وضو خلاف سنت فرما رہے ہیں۔ آپ نے جو خلال فرمایا ہے یہ حضور علیہ السلام کی سنت کے خلاف ہے۔ حضور علیہ السلام نے خلال کرتے وقت انگلی یوں نہیں پھیری تھی بلکہ یوں پھیری تھی۔ حضرت خواجہ عثمانؒ نے یہ مسئلہ معلوم ہونے کے بعد کہ میرا وضو خلاف سنت تھا تیس سال کی نمازیں دوبارہ پڑھیں۔ اس سے اندازہ فرمایئے کہ حضور علیہ السلام کی عمل کا دین میں کیا مقام ہے اور خلال فرض بھی نہیں' واجب بھی نہیں' مستحب ہے لیکن مستحب پر حضور علیہ السلام کا جو طریقہ تھا وہ کیا ہے۔ مستحب میں بھی حضور علیہ السلام کا جو طرز ہو گا وہ ہو گا مستحب' قبول ہو گا۔

دوسرا واقعہ حضرت مرزا جان جاناںؒ کا' اولیاء میں سے گزرے ہیں۔ آپ ایک دفعہ رفع حاجت کے لئے بیت الخلاء گئے۔ جب پہلا پاؤں اندر رکھا تو گر پڑے اور غش آگئی۔ بے ہوش اٹھائے گئے۔ بڑی دیر کے بعد ہوش آیا تو گھر والوں نے پوچھا کیا ہوا تھا؟ فرمایا کہ مجھے پیشاب کی حاجت ہوئی۔ میں بیت الخلاء گیا جب پاؤں میں نے اندر رکھ دیا تو یاد آیا کہ بایاں پہلے رکھنا تھا۔ دایاں رکھ دیا ہے۔ حضور علیہ السلام کی سنت یہ تھی کہ

بایاں پاؤں پہلے رکھتے تھے۔ اس وجہ سے میں بے ہوش ہو گیا صدمے کی وجہ سے۔

حضرت لاہوریؒ کو میں نے بارہا دیکھا کہ جب جوتا خادم لاکر مسجد کے باہر رکھ دیتا اور آپ جب تشریف لاتے تو بایاں پاؤں باہر رکھتے اور اسے جوتے کے اوپر رکھتے تھے پھر دایاں پاؤں مسجد سے نکالتے تھے اور اس پاؤں میں جوتا پہنتے تھے پھر بایاں جوتا پہن کر تشریف لاتے تھے۔ اس طرح دو سنت ادا ہو جاتی تھیں۔ ایک اور واقعہ عرض کروں۔ آپ تو اکثر لوگ ضلع جالندھر کے رہنے والے ہیں۔ رائے پور کے مدرسے کو جانتے ہوں گے۔ حضرت حافظ صالح محمدؒ جو حضرت گنگوہیؒ کے خلیفہ تھے اکثر حضرت گنگوہیؒ کے پاس تشریف لے جاتے۔ ایک دفعہ حاضر ہوئے اور حضرت گنگوہیؒ کو ملے۔ کہا اسلام علیکم! فرمایا وعلیکم سلام! بیٹھ جائیں۔ مزاج پرسی کی۔ مجمع میں بیٹھے رہے۔ حضرت نے پھر توجہ بھی نہ کی۔ ظہر کی نماز پڑھ کے مجلس میں بیٹھے تو پھر بھی توجہ نہ کی۔ عصر کے بعد مجلس میں بیٹھے حضرت نے پھر کوئی توجہ نہ کی۔ بہر حال دن گزر گیا۔ حضرت حجرے میں لیٹے ہوئے تھے۔ حافظ صاحب نے اندر آنے کی اجازت چاہی۔ اجازت مل گئی۔ اندر تشریف لے گئے۔ کہنے لگے حضرت میں گاؤں کا رہنے والا ہوں۔ دیہاتی آدمی ہوں۔ زیادہ تہذیب بھی نہیں اور زیادہ مجھے عقل بھی نہیں۔ حضرت کا مجھ پر احسان اور شفقت ہے۔ بڑی کرم نوازی فرماتے ہیں۔ بڑا میرا خیال فرماتے ہیں۔ آپ نے توجہ نہیں فرمائی۔ کیا وجہ ہے؟۔ حضرت نے فرمایا صرف آپ آئے یا کوئی اور لوگ بھی آرہے تھے۔ کہا جی کئی آرہے تھے۔ فرمایا تمہاری نیت تو نہیں تھی مجھے معلوم ہے لیکن سفر میں ان لوگوں کے ساتھ ہم سفری ہوگی۔ جو عرس میں بدعات میں شرکت کے لئے آرہے تھے۔ اس وجہ سے میں تمہارے ساتھ ناراض تھا۔ تو گویا کہ بزرگوں کے ہاں دین ایک ایسی بات ہے کہ بدعات کا ارتکاب کرنا تو درکنار ان کے ساتھ شرکت بلاارادہ جو ہے اس کی بھی اجازت نہیں۔

اب ایک بات کہنے لگا ہوں۔ حضور ﷺ کا کسی عبادت میں جو طریقہ ہوگا اسے ہم سنت کہتے ہیں۔ تو حضور ﷺ نے کسی عمل میں جو طریقہ اختیار کیا اس میں کوئی مصلحت یا حکمت ہوگی کہ نہیں؟ تو جب وہ طریقہ چھوڑ دیا جائے گا وہ حکمت ختم ہو جائے گی۔ اب غور سے ذرا ایک اور بات سن لیجئے۔ نماز فرض ہے، روزہ بھی فرض ہے، زکوٰۃ بھی فرض ہے، جس طرح نماز فرض ہے اسی طرح روزہ بھی فرض ہے، جس طرح روزہ فرض ہے اسی طرح زکوٰۃ فرض ہے۔ نماز بھی فرض ہے اور دین کا ستون ہے۔ روزہ بھی فرض ہے اور دین کا ستون ہے۔ زکوٰۃ بھی فرض ہے اور دین کا ستون ہے۔ حج بھی فرض ہے اور دین کا ستون ہے۔ نماز

غلطی سے وقت سے پہلے پڑھی جائے تو نماز نہیں ہوتی۔ اور اگر غلطی سے وقت پر نہ پڑھی جائے تو قضا ہو جاتی ہے۔ جان کے تو اور بات ہے بھول کے' مثلاً بارش ہو رہی تھی' ابر تھا' گھڑی ہمارے پاس نہیں' ہم نے سوچا کہ ابھی ظہر کا وقت نہیں ہوا' جب ہم ظہر کی تیاری کر رہے تھے تو کوئی صاحب آئے۔ انہوں نے آکر پوچھا کہ کیا کرنے لگے ہو؟ ہم نے کہا ظہر پڑھنے' اس نے کہا ابھی تو بارہ بجے ہیں۔ اگر ہم پڑھ لیتے' یا پڑھنے لگتے تو ہماری نماز نہ ہوتی۔ اب ہم یہ نہیں کہیں گے کہ ہم نے تو وقت سمجھ کے پڑھی تھی۔ ہماری تو ہو گئی۔ نہیں بلکہ یہ نماز دوبارہ پڑھنی پڑھے گی۔

اب اس کا الٹ لے لیں کہ ہم جب نماز کی تیاری کر رہے تھے تو ایک آدمی آیا اس نے پوچھا کیا کر رہے ہو ہم نے جواب دیا ظہر پڑھ رہے ہیں۔ اس نے کہا چار ہو چکے ہیں تم اب ظہر پڑھ رہے ہو؟ تو اب ہم جو پڑھیں گے تو قضا کی نیت کریں گے حالانکہ ہم نے جو دیر کی جان کے نہیں کی لیکن پھر بھی نماز قضا ہو گی۔

اور اس پر ایک مسئلہ سمجھے۔ اگر کسی آدمی نے یہ کہا کہ اللہ کی قسم! اگر میں کبھی نماز قضا کروں تو میرا غلام آزاد اور یہ وضو کر کے کھڑا ہوا تھا اس خیال سے کہ نماز کا وقت ہے اور نماز اس نے پڑھی لیکن گھڑی والے نے بتایا کہ چار بجے تو نے پڑھی۔ غلام آزاد ہو جائے گا۔ کیونکہ دراصل نماز قضا ہو چکی۔

اسی طرح اگر کسی نے کہا کہ میں نماز قضا کروں تو میری بیوی کو طلاق۔ اب اس نے اپنے خیال میں وقت پر پڑھی ہے جب پڑھ چکا تو معلوم ہوا کہ سورج تو عصر کا وقت بتا رہا ہے تو طلاق ہو گئی۔

اگر کسی نے تاریخ کی غلطی کی وجہ سے ایک روزہ پہلے رکھ لیا اب رہا تھا یاد نہیں راتیں انتیس ہیں یا تیس ہیں۔ اب تھی انتیس اور سمجھا تیس اور سوچا کہ تیس دن آجائیں تو چاند کے دیکھنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ اور بعد میں پتہ چلا کہ اس دن انتیس تھی اور چاند نہیں نکلا تھا۔ وہ روزہ نہیں ہو گا۔ اسی طرح اگر کوئی روزہ رہ جائے تو قضا کر سکتا ہے۔

غرض نماز' روزہ اور حج زکوٰۃ تمام دین ایسی صورت میں آپ کا قبول ہو گا جب آپ اور ہم رحمت عالم ﷺ کی سنت کے مطابق کریں گے۔ اگر اپنی خواہشات کو شامل کریں تو وہ دین نہیں ہو گا۔ اس لئے کہ دین نبی ﷺ کے طریقہ کا نام ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ" اللہ تعالیٰ ہم سب کو سمجھ نصیب فرمائے۔ آمین!

نماز پڑھنے کا مسنون طریقہ

تحریر: مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہ

الحمدللّٰہ وکفی وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفی

نماز دین کا ستون ہے۔ اس کو ٹھیک ٹھیک سنت کے مطابق ادا کرنا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ ہم لوگ بے فکری کے ساتھ نماز کے ارکان جس طرح سمجھ میں آتا ہے ادا کرتے رہتے ہیں اور اس بات کی فکر نہیں کرتے کہ ارکان نماز مسنون طریقے سے ادا ہوں۔ اس کی وجہ سے ہماری نمازیں سنت کے انوار و برکات سے محروم رہتی ہیں۔ حالانکہ ان ارکان کو ٹھیک ٹھیک ادا کرنے سے نہ وقت زیادہ خرچ ہوتا ہے نہ محنت زیادہ ہوتی ہے۔ بس ذرا سی توجہ کی بات ہے۔ اگر ہم تھوڑی سی توجہ دے کر صحیح طریقہ سیکھ لیں اور اس کی عادت ڈال لیں تو جتنے وقت میں ہم آج نماز پڑھتے ہیں اتنے ہی وقت میں وہ نماز سنت کے مطابق ادا ہو جائے گی اور اس کا اجر و ثواب بھی اور انوار و برکات بھی آج سے کہیں زیادہ ہوں گے۔

حضرات صحابہ کرامؓ کو نماز کا ایک ایک عمل خوب توجہ کے ساتھ سنت کے مطابق انجام دینے کا بڑا اہتمام تھا اور وہ ایک دوسرے سے سنتیں سیکھتے بھی رہتے تھے۔

اسی ضرورت کے پیش نظر احقر نے اپنی ایک مجلس میں نماز کا مسنون طریقہ اور اس سلسلے میں جو غلطیاں رواج پاگئی ہیں۔ ان کی تفصیل بیان کی تھی جس سے بفضلہ تعالیٰ سامعین کو بہت فائدہ ہوا۔ چنانچہ اس میں نماز کا مسنون طریقہ اور اس کو آداب کے ساتھ ادا کرنے کی ترکیب بیان کرنی مقصود ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو ہم سب کے لئے مفید بنائیں اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین!

نماز کے مسائل پر بہت سی چھوٹی بڑی کتابیں بحمد اللہ شائع ہو چکی ہیں۔ یہاں نماز کے تمام مسائل بیان کرنا مقصود نہیں ہے بلکہ صرف نماز کے ارکان کی ہیئت سنت کے مطابق بنانے کے لئے چند ضروری

باتیں بیان کرنی ہیں اور ان غلطیوں اور کوتاہیوں پر تنبیہ کرنی ہے جو آج کل بہت زیادہ رواج پاگئی ہیں۔

ان چند مختصر باتوں پر عمل کرنے سے انشاء اللہ نماز کی کم از کم ظاہری صورت سنت کے مطابق ہو جائے گی اور ایک مسلمان اپنے پروردگار کے حضور کم از کم یہ عرض داشت پیش کر سکے گا کہ:

ترے محبوب کی یارب' شباہت لے کے آیا ہوں
حقیقت اس کو تو کردے' میں صورت لے کے آیا ہوں

نماز شروع کرنے سے پہلے

نماز شروع کرنے سے پہلے یہ باتیں یاد رکھئے اور ان پر عمل کا اطمینان کر لیجئے:

(۱)............آپ کا رخ قبلے کی طرف ہونا ضروری ہے۔

(۲)............ آپ کو سیدھا کھڑے ہونا چاہئے اور آپ کی نظر سجدے کی جگہ پر ہونی چاہئے۔ گردن کو جھکا کر ٹھوڑی سینے سے لگالینا بھی مکروہ ہے اور بلاوجہ سینے کو جھکا کر کھڑا ہونا بھی درست نہیں۔ اس طرح سیدھے کھڑے ہوں کہ نظر سجدے کی جگہ پر رہے۔

(۳)............آپ کے پاؤں کی انگلیوں کا رخ بھی قبلے کی جانب ہو اور دونوں پاؤں سیدھے قبلہ رخ ہوں۔ پاؤں کو دائیں بائیں ترچھا رکھنا خلاف سنت ہے۔ دونوں پاؤں قبلہ رخ ہونے چاہئیں۔

(۴)............دونوں پاؤں کے درمیان کم از کم چار انگل کا فاصلہ ہونا چاہئے۔

(۵)............اگر جماعت سے نماز پڑھ رہے ہیں تو آپ کی صف سیدھی رہے۔ صف سیدھی کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہر شخص اپنی دونوں ایڑھیوں کے آخری سرے صف یا اس کے نشان کے آخری کنارے پر رکھ لے۔

(۶)............جماعت کی صورت میں اس بات کا بھی اطمینان کر لیں کہ دائیں بائیں کھڑے ہونے والوں کے بازوؤں کے ساتھ آپ کے بازو ملے ہوئے ہیں اور بیچ میں کوئی خلا نہیں ہے۔

(۷)............پاجامے کو ٹخنے سے نیچے لٹکانا ہر حالت میں ناجائز ہے۔ ظاہر ہے کہ نماز میں اس کی شناعت اور بڑھ جاتی ہے۔ لہٰذا اس کا اطمینان کر لیں کہ پاجامہ ٹخنے سے اونچا ہے۔

(۸)............ہاتھ کی آستینیں پوری طرح ڈھکی ہوئی ہونی چاہئیں۔ صرف ہاتھ کھلے رہیں۔ بعض

لوگ آستینیں چڑھا کر نماز پڑھتے ہیں۔ یہ طریقہ درست نہیں ہے۔

(۹)............ایسے کپڑے پہن کر نماز میں کھڑے ہونا مکروہ ہے جنہیں پہن کر انسان لوگوں کے سامنے نہ جاتا ہو۔

نماز شروع کرتے وقت

(۱)............دل میں نیت کرلیں کہ میں فلاں نماز پڑھ رہا ہوں۔ زبان سے نیت کے الفاظ کہنا ضروری نہیں۔

(۲)............ہاتھ کانوں تک اس طرح اٹھائیں کہ ہتھیلیوں کا رخ قبلہ کی طرف ہو اور انگوٹھوں کے سرے کان کی لو سے یا تو بالکل مل جائیں یا اس کے برابر آجائیں اور باقی انگلیاں اوپر کی طرف سیدھی ہوں۔ بعض لوگ ہتھیلیوں کا رخ قبلے کی طرف کرنے کی بجائے کانوں کی طرف کرلیتے ہیں۔ بعض لوگ کانوں کو ہاتھوں سے بالکل ڈھک لیتے ہیں۔ بعض لوگ ہاتھ پوری طرح کانوں تک اٹھائے بغیر ہلکا سا اشارہ کردیتے ہیں۔ بعض لوگ کان کی لو کو ہاتھوں سے پکڑ لیتے ہیں۔ یہ سب طریقے غلط اور خلاف سنت ہیں۔ ان کو چھوڑنا چاہیے۔

(۳)............مذکورہ بالا طریقے پر ہاتھ اٹھاتے وقت اللہ اکبر کہیں۔ پھر دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے بائیں پہنچے کے گرد حلقہ بنا کر اسے پکڑلیں اور باقی تین انگلیوں کو بائیں ہاتھ کی پشت پر اس طرح پھیلا دیں کہ تینوں انگلیوں کا رخ کہنی کی طرف رہے۔

(۴)............دونوں ہاتھوں کو ناف سے ذرا سے نیچے رکھ کر مذکورہ بالا طریقے سے باندھ لیں۔

کھڑے ہونے کی حالت میں

(۱)............اگر اکیلے نماز پڑھ رہے ہوں یا امامت کر رہے ہوں تو پہلے: ”سبحانك اللهم ....الخ۔“ پھر سورۃ فاتحہ پھر کوئی اور سورۃ پڑھیں اور اگر کسی امام کے پیچھے ہوں تو صرف: ”سبحانك اللهم“ پڑھ کر خاموش ہو جائیں اور امام کی قرأت کو دھیان لگا کر سنیں۔ اگر امام زور سے نہ پڑھ رہا ہو تو زبان ہلائے بغیر دل ہی دل میں سورۃ فاتحہ کا دھیان کیے رکھیں۔

(۲)............جب خود قرأت کر رہے ہوں تو سورۃ فاتحہ پڑھتے وقت بہتر یہ ہے کہ ہر آیت پر

رک کر سانس توڑدیں۔ پھر دوسری آیت پڑھیں۔ کئی کئی آیتیں ایک سانس میں نہ پڑھیں۔ مثلاً: ”الحمدللّٰہ رب العالمین ۰ “پر سانس توڑدیں۔ پھر: ” الرحمن الرحیم ۰ “پر۔ پھر: ”مالک یوم الدین ۰ “پر۔ اس طرح پوری سورۃ فاتحہ پڑھیں۔ لیکن اس کے بعد کی قرأت میں ایک سانس میں ایک سے زیادہ آیتیں بھی پڑھ لیں تو کوئی حرج نہیں۔

(۳)............بغیر کسی ضرورت کے جسم کے کسی حصے کو حرکت نہ دیں۔ جتنے سکون کے ساتھ کھڑے ہوں اتنا ہی بہتر ہے۔ اگر کھجلی وغیرہ کی ضرورت ہو تو صرف ایک ہاتھ استعمال کریں اور وہ بھی صرف سخت ضرورت کے وقت اور کم سے کم۔

(۴)............جسم کا سارا زور ایک پاؤں پر دے کر دوسرے پاؤں کو اس طرح ڈھیلا چھوڑ دینا کہ اس میں خم آجائے نماز کے آداب کے خلاف ہے۔ اس سے پرہیز کریں۔ یا تو دونوں پاؤں پر برابر زور دیں یا ایک پاؤں پر زور دیں تو اس طرح کہ دوسرے پاؤں میں خم پیدا نہ ہو۔

(۵)............جمائی آنے لگے تو اس کو روکنے کی پوری کوشش کریں۔

(۶)............کھڑے ہونے کی حالت میں نظریں سجدے کی جگہ پر رکھیں۔ ادھر ادھر یا سامنے دیکھنے سے پرہیز کریں۔

رکوع میں

رکوع میں جاتے وقت ان باتوں کا خاص خیال رکھیں:

(۱)............اپنے اوپر کے دھڑ کو اس حد تک جھکائیں کہ گردن اور پشت تقریباً ایک سطح پر آجائے نہ اس سے زیادہ جھکیں نہ اس سے کم۔

(۲)............رکوع کی حالت میں گردن کو اتنا نہ جھکائیں کہ ٹھوڑی سینے سے ملنے لگے اور نہ اتنا اوپر رکھیں کہ گردن کمر سے بلند ہو جائے بلکہ گردن اور کمر ایک سطح پر ہو جانی چاہئیں۔

(۳)............رکوع میں پاؤں سیدھے رکھیں۔ ان میں خم نہ ہونا چاہئے۔

(۴)............دونوں ہاتھ گھٹنوں پر اس طرح رکھیں کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کھلی ہوئی ہوں۔ یعنی ہر دو انگلیوں کے درمیان فاصلہ ہو اور اس طرح دائیں ہاتھ سے دائیں گھٹنے کو اور بائیں ہاتھ سے بائیں گھٹنے کو

پکڑ لیں۔

(۵)............ رکوع کی حالت میں کلائیاں اور بازو سیدھے تنے ہوئے رہنے چاہئیں۔ ان میں خم نہیں آنا چاہئے۔

(۶)............ کم از کم اتنی دیر رکوع میں رکیں کہ اطمینان سے تین مرتبہ: ”سبحان ربی العظیم“ کہا جا سکے۔

(۷)............ رکوع کی حالت میں نظریں پاؤں کی طرف ہونی چاہئیں۔

(۸)............ دونوں پاؤں پر زور برابر رہنا چاہئے اور دونوں پاؤں کے ٹخنے ایک دوسرے کے بالمقابل رہنے چاہئیں۔

رکوع سے کھڑے ہوتے وقت

(۱)............ رکوع سے کھڑے ہوتے وقت اتنے سیدھے ہو جائیں کہ جسم میں کوئی خم باقی نہ رہے۔

(۲)............ اس حالت میں بھی نظریں سجدے کی جگہ پر رہنی چاہئے۔

(۳)............ کھڑے ہوتے وقت کھڑے ہونے کے بجائے کھڑے ہونے کا صرف اشارہ کرتے ہیں اور جسم کے جھکاؤ کی حالت ہی میں سجدے کے لئے چلے جاتے ہیں۔ ان کے ذمے نماز کا لوٹانا واجب ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اس سے سختی کے ساتھ پرہیز کریں۔ جب تک سیدھے ہونے کا اطمینان نہ ہو جائے سجدے میں نہ جائیں۔

سجدے میں جاتے وقت

سجدے میں جاتے وقت اس طریقے کا خیال رکھیں کہ:

(۱)............ سب سے پہلے گھٹنوں کو خم دے کر انہیں زمین کی طرف اسطرح لے جائیں کہ سینہ آگے کو نہ جھکے۔ جب گھٹنے زمین پر ٹک جائیں اس کے بعد سینے کو جھکائیں۔

(۲)............ جب تک گھٹنے زمین پر نہ ٹکیں اس وقت تک اوپر کے دھڑ کو جھکانے سے حتی الامکان پرہیز کریں۔ آج کل سجدے میں جانے کے اس مخصوص ادب سے بے پروائی بہت عام ہو گئی ہے۔ اکثر لوگ شروع ہی سے سینہ آگے کو جھکا کر سجدے میں جاتے ہیں۔ لیکن صحیح طریقہ وہی ہے جو نمبر ایک اور

نمبر دو میں بیان کیا گیا ہے۔ بغیر کسی عذر کے اس کو نہ چھوڑنا چاہیے۔

(۳)............ گھٹنوں کے بعد پہلے ہاتھ زمین پر رکھیں۔ پھر ناک۔ پھر پیشانی

سجدے میں

(۱)............ سجدے میں سر کو دونوں ہاتھوں کے درمیان اس طرح رکھیں کہ دونوں انگوٹھوں کے سرے کانوں کی لو کے سامنے ہو جائیں۔

(۲)............ سجدے میں دونوں ہاتھوں کی انگلیاں بند ہونی چاہئیں۔ یعنی انگلیاں بالکل ملی ملی ہوں اور ان کے درمیان فاصلہ نہ ہو۔

(۳)............ انگلیوں کا رخ قبلے کی طرف ہونا چاہیے۔

(۴)............ کہنیاں زمین سے اٹھی ہونی چاہئیں۔ کہنیوں کو زمین پر ٹیکنا درست نہیں۔

(۵)............ دونوں بازو پہلوؤں سے الگ ہٹے ہوئے ہونے چاہئیں۔ انہیں پہلوؤں سے بالکل ملا کر نہ رکھیں۔

(۶)............ کہنیوں کو دائیں بائیں اتنی دور تک بھی نہ پھیلائیں جس سے برابر کے نماز پڑھنے والوں کو تکلیف ہو۔

(۷)............ رانیں پیٹ سے ملی نہیں ہونی چاہئیں۔ پیٹ اور رانیں الگ الگ رکھی جائیں۔

(۸)............ پورے سجدے کے دوران ناک زمین پر ٹکی رہے۔ زمین سے نہ اٹھے۔

(۹)............ دونوں پاؤں اس طرح کھڑے رکھے جائیں کہ ایڑھیاں اوپر ہوں اور تمام انگلیاں اچھی طرح مڑ کر قبلہ رخ ہو گئی ہوں۔ جو لوگ اپنے پاؤں کی بناوٹ کی وجہ سے تمام انگلیاں موڑنے پر قادر نہ ہوں وہ جتنی موڑ سکیں اتنی موڑنے کا اہتمام کریں۔ بلاوجہ انگلیوں کو سیدھا زمین پر ٹیکنا درست نہیں۔

(۱۰)............ اس بات کا خیال رکھیں کہ سجدے کے دوران پاؤں زمین سے اٹھنے نہ پائیں۔ بعض لوگ اس طرح سجدہ کرتے ہیں کہ پاؤں کی کوئی انگلی ایک لمحہ کے لئے بھی زمین پر نہیں ٹکتی۔ اس طرح سجدہ ادا نہیں ہوتا اور جس کی وجہ سے نماز بھی نہیں ہوتی۔ اس سے اہتمام کے ساتھ پرہیز کریں۔

(۱۱)............ سجدے کی حالت میں کم از کم اتنی دیر گزاریں کہ تین مرتبہ: "سبحان ربی

الاعلیٰ" اطمینان کے ساتھ کہہ سکیں۔ پیشانی ٹیکتے ہی فوراً اٹھا لینا منع ہے۔

دونوں سجدوں کے درمیان

(۱)............ ایک سجدے سے اٹھ کر اطمینان سے دوزانو سیدھے بیٹھ جائیں۔ پھر دوسرا سجدہ کریں۔ ذرا سا سر اٹھا کر سیدھے ہوئے بغیر دوسرا سجدہ کر لینا گناہ ہے اور اس طرح کرنے سے نماز کا لوٹانا واجب ہو جاتا ہے۔

(۲)............ بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھیں اور دایاں پاؤں اس طرح کھڑا کر لیں کہ اس کی انگلیاں مڑ کر قبلہ رخ ہو جائیں۔ بعض لوگ دونوں پاؤں کھڑے کر کے ان کی ایڑھیوں پر بیٹھ جاتے ہیں۔ یہ طریقہ صحیح نہیں ہے۔

(۳)............ بیٹھنے کے وقت دونوں ہاتھ رانوں پر رکھے ہونے چاہئیں۔ مگر انگلیاں گھٹنوں کی طرف لٹکی ہوئی نہ ہوں۔ بلکہ انگلیوں کے آخری سرے گھٹنے کے ابتدائی کنارے تک پہنچ جائیں۔

(۴)............ بیٹھنے کے وقت نظریں اپنی گود کی طرف ہونی چاہئیں۔

(۵)............ اتنی دیر بیٹھیں کہ اس میں کم از کم ایک مرتبہ: "سبحان اللّٰہ" کہا جا سکے اور اگر اتنی دیر بیٹھیں کہ اس میں: "اللھم اغفرلی وارحمنی واسترنی واجبرنی وھدنی وارزقنی" پڑھا جا سکے تو بہتر ہے لیکن فرض نمازوں میں یہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ نفلوں میں پڑھ لینا بہتر ہے۔

دوسرا سجدہ اور زمین سے اٹھنا

(۱)............ دوسرے سجدے میں بھی اس طرح جائیں کہ پہلے دونوں ہاتھ زمین پر رکھیں۔ پھر ناک۔ پھر پیشانی۔

(۲)............ سجدے کی ہیئت وہی ہونی چاہئے جو پہلے سجدے میں بیان کی گئی ہے۔

(۳)............ سجدے سے اٹھتے وقت پہلے پیشانی زمین سے اٹھائیں پھر ناک پھر ہاتھ پھر گھٹنے۔

(۴)............ اٹھتے وقت زمین کا سہارا نہ لینا بہتر ہے۔ لیکن اگر جسم بھاری ہو یا بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے مشکل ہو تو سہارا لینا بھی جائز ہے۔

(۵)............اٹھنے کے بعد ہر رکعت کے شروع میں فاتحہ سے پہلے : "بسم اللّٰہ" پڑھیں۔

قعدے میں

(۱)............قعدے میں بیٹھنے کا طریقہ وہی ہوگا جو سجدوں کے بیچ میں بیٹھنے کا ذکر کیا گیا۔

(۲)............التحیات پڑھتے وقت جب : " اشھدان لا" پر پہنچیں تو شہادت کی انگلی اٹھا کر اشارہ کریں اور : "الا اللّٰہ" پر گرا دیں۔

(۳)............اشارے کا طریقہ یہ ہے کہ بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کو ملا کر حلقہ بنائیں۔ چھنگلی اور اس کے برابر والی انگلی کو بند کر لیں اور شہادت کی انگلی کو اس طرح اٹھائیں کہ انگلی قبلے کی طرف جھکی ہوئی ہو۔ بالکل سیدھی آسمان کی طرف نہ اٹھانی چاہئے۔

(۴)............"الا اللّٰہ" کہتے وقت شہادت کی انگلی تو نیچے کر لیں لیکن باقی انگلیوں کی جو ہیئت اشارے کے وقت بنائی گئی تھی اس کو آخر تک برقرار رکھیں۔

سلام پھیرتے وقت

(۱)............دونوں طرف سلام پھیرتے وقت گردن کو اتنا موڑیں کہ پیچھے بیٹھے آدمی کو آپ کے رخسار نظر آجائیں۔

(۲)............سلام پھیرتے وقت نظریں کندھے کی طرف ہونی چاہئیں۔

(۳)............جب دائیں طرف گردن پھیر کر :"السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ" کہیں تو یہ نیت کریں کہ دائیں طرف جو انسان اور فرشتے ہیں ان کو سلام کر رہے ہیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے وقت بائیں طرف موجود انسانوں اور فرشتوں کو سلام کرنے کی نیت کریں۔

دعا کا طریقہ

(۱)............دعا کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ اتنے اٹھائے جائیں کہ وہ سینے کے سامنے آجائیں۔ دونوں ہاتھوں کے درمیان معمولی سا فاصلہ ہو۔ نہ ہاتھوں کو بالکل ملائیں اور نہ دونوں کے درمیان زیادہ فاصلہ رکھیں۔

(۲)............دعا کرتے وقت ہاتھوں کے اندرونی حصے کو چہرے کے سامنے رکھیں۔

امت محمدیہ پر وبال کا خطرہ

کیبل ڈش اور ہماری ذمہ داریاں

تحریر: مولانا عبداللطیف مسعود

فرمان الٰہی ہے کہ: " اطیعو اللّٰہ واطیعو الرسول ولا تولوا عنہ وانتم تسمعون۔"

ترجمہ:...... ﴿اللہ اور اس کے رسول کی بات مانو اور اسے سن سنا کر اس سے منہ نہ موڑو۔﴾

" الم یعلموا انہ من یحادد اللّٰہ ورسولہ فان لہ نار جہنم خالد فیہا ذالک الخزی العظیم۔"

ترجمہ:...... ﴿کیا انہیں پتہ نہیں کہ جو کوئی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرے گا اس کے لئے دائمی جہنم ہے اور یہ بہت بڑی رسوائی ہے۔﴾

رحمت کائنات ﷺ نے فرمایا میری اس امت میں خاص نوعیت کے چار فتنے ہوں گے۔ ان میں ایک فتنہ گانے بجانے کا ہوگا۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ اخیر زمانے میں بندر اور سور بن جائیں گے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول ﷺ کیا وہ توحید ورسالت کے قائل نہ ہوں گے۔ فرمایا! ہاں کیوں نہیں بلکہ وہ نماز روزہ اور حج بھی کرتے ہوں گے۔ عرض کیا گیا پھر ان کا یہ حال کیوں ہوگا۔ تو فرمایا! کہ وہ گانا بجانا اور گانے والی عورتیں طبلے کے رسیا وعادی ہوں گے۔ شراب نوشی بھی کرتے ہوں گے۔ آخر کار وہ رات بھر اپنے اس شغل میں مصروف ہوں گے۔ صبح ہوگی تو بندر اور خنزیروں کی شکل میں مسخ ہو چکے ہوں گے۔

اے مسلمانو! مندرجہ بالا آیات اور احادیث کا بغور مطالعہ کیجئے۔ پھر اپنے آپ اور اپنے ماحول کا جائزہ لیجئے کہ دشمن نے ہم پر کیسی کیسی وبال انگیز چیزیں مسلط کر دی ہیں کیونکہ انہوں نے بھی قرآن وحدیث کا مطالعہ کیا ہے اور ہم نے بھی کیا۔ انہوں نے قرآن وحدیث کو پڑھا ہم نے بھی پڑھا مگر ہم نے اس پڑھنے کو

نظر انداز کر دیا اور انہوں نے ہماری تباہی کے لئے نہایت مکارانہ طریقے سے اس کے متعلق کارروائی شروع کر دی کہ پہلے ریڈیو کو رواج دیا۔ پھر ٹی وی کو۔ پھر وی سی آر کو۔ پھر ڈش۔ جب امت نے یہ سب کچھ مان لیا اور ان کے مطلوبہ نتائج سامنے آنے لگے تو پھر انہوں نے مزید قدم آگے بڑھایا کیبل جیسی دلفریب لعنت کو ہم پر مسلط کر رہے ہیں کہ جس پر ابتدا میں تھوڑے سے خرچ کے ساتھ یہ لعنت گھر میں لائی جاسکتی ہے مگر اس کے نتائج نہایت ہی خطرناک اور تباہ کن ہیں۔ اس کا اندازہ ہم نہیں لگا سکتے۔ ہم خدا اور رسول ﷺ کے فرمان کے مطابق اس امت کو تباہی سے بچانے کے لئے نہایت دردمندی اور خیر خواہی سے اپیل کرتے ہیں کہ خدارا دشمن کی اس چال کو سمجھئے اور اس سے اپنے آپ کو اپنے اہل وعیال کو اور ماحول کو محفوظ کرنے کے لئے پوری جدوجہد کیجئے اور کیبل کے مراکز کو ختم کرنے کے لئے امت مصطفی ﷺ ہر ممکن کوشش کرے ورنہ حال ناقابل برداشت ہوگا۔

فرمان الٰہی ہے کہ:

ترجمہ:......﴿اے میرے حبیب ﷺ اعلان کر دیجئے کہ اصل نقصان والے تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو تباہی میں ڈال دیا۔ قیامت کے دن خوب سن لو کہ اصل تباہی یہی ہے۔ ان کے اوپر آگ تہہ بہ تہہ ہوگی اور نیچے بھی۔ یہ وہ چیز ہے جس سے اللہ پاک بندوں کو متنبہ کرنا چاہتے ہیں۔ اے میرے بندو اس تباہی سے بچ جاؤ اور فرمایا وہ لوگ جو مسلم معاشرہ میں بے حیائی پھیلانے کے لئے کوشاں رہتے ہیں ان کے لئے دنیا و آخرت میں بڑا رسوا کن عذاب ہوگا اور اللہ جانتا ہے کہ تم نہیں جانتے۔﴾

برادران ملت! ہمارے ملک میں کیبل کی لعنت بڑی تیزی کے ساتھ پھیل رہی ہے اور تو اور اب تو ڈانس سکھانے کے مراکز بھی کھل رہے ہیں اور اس سلسلہ میں اشتہار بازی بھی ہو رہی ہے اور معصوم نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو بے راہ روی کی طرف بھرپور دعوت دی جارہی ہے۔ جو یہود و نصاریٰ کی طرف سے اس امت کی تباہی کا نیا منصوبہ ہے۔ لہٰذا ہم پوری تن دہی کے ساتھ اس وبا کو ختم کرنے کی اپیل کرتے ہیں کہ ہر حالت میں فیملی کے سرپرست، خطیب اور ہر ہوش مند انسان اس عملی جہاد میں دل و جان سے مصروف کار ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے حامی و ناصر ہوں۔ آمین!

☆......☆......☆

حاصل مطالعہ

بکھرے موتی

تحریر: مولانا اللہ وسایا!

راوی کہتے ہیں

کہ وہ آپ ﷺ کے پاس آئے اور سوال کیا۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(۱)............اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ۔

(۲)............چوری نہ کرو۔

(۳)............زنا نہ کرو۔

(۴)............ناحق کسی کو قتل نہ کرو۔

(۵)............جادو نہ کرو۔

(۶)............سود نہ کھاؤ۔

(۷)............کسی بے گناہ کو مت پکڑاؤ کہ بادشاہ اسے قتل کرادے۔

(۸)............پاک دامن عورت پر تہمت نہ لگاؤ۔

(۹)............اور اے یہود خاص کر ہفتہ کے دن زیادتی نہ کرو۔

(آپ ﷺ کے یہ ارشاد فرمانے پر) دونوں یہودیوں نے آپ ﷺ کے ہاتھ چومے اور گواہی دی کہ آپ نبی ہیں۔ تو آپ ﷺ نے کہا کہ تم مسلمان کیوں نہیں ہو جاتے۔ انہوں نے کہا ایک تو داؤد علیہ السلام کی دعا ہے دوسرا یہ کہ یہودیوں کے ڈر کے مارے کہ وہ کہیں ہمیں قتل نہ کردیں۔

حضرت علامہ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ راوی کو غلطی لگی اصل میں نو آیات کے متعلق سوال نہ تھا بلکہ ان دس وصایا کے متعلق سوال تھا جو تورات کے اول میں درج ہیں اور وہ یہی ہیں جو آپ ﷺ نے بیان فرمائیں۔ دسویں اس میں یہ ہے کہ جہاد سے مت بھاگو۔

جہاں تک ان نو آیات بینات کا تعلق ہے وہ یہ ہیں :

(۱)..........ید بیضاء

(۲)..........عصائے مبارک

(۳)..........سنین (قحط)

(۴)..........نقص ثمرات (پھلوں کی کمی)

(۵)..........طوفان

(۶)..........جراد (ٹڈی)

(۷)..........قمل (چچڑی)

(۸)..........ضفادع (مینڈک)

(۹)..........دم (خون)

نیکی اور بدی کی تمیز

حضرت ابو امامہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ ایمان کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جب تیرا نیکی کرنا تجھے خوش کرے اور بدی کرنا تجھے برا لگے اس وقت تو مومن ہے۔

شفاعت النبی ﷺ

حضرت عوف بن مالک اشجعیؓ فرماتے ہیں کہ ہم ایک بار لشکر میں تھے آنحضرت ﷺ رات کے وقت بستر سے غائب پائے گئے۔ ہم تلاش میں نکلے تو حضرت معاذ بن جبلؓ ابو عبیدہ بن جراحؓ اور راوی عوف بن مالکؓ ہماری آپ ﷺ سے ملاقات ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ آج کی رات اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا کہ یا تو :

(۱)..........آپ ﷺ کی پوری امت کا نصف جنت میں داخل کر دیا جائے۔ (بغیر حساب و کتاب

(۲)..........یا یہ کہ آپ ﷺ امت کی شفاعت فرمائیں۔ میں نے شفاعت کو پسند کیا۔

ان حضرات نے عرض کی کہ ہمارے لئے بھی شفاعت فرمائیں گے۔ فرمایا ہر امتی کے لئے شفاعت ہوگی۔

ادارہ

قرآن کریم واحادیث نبویہ اور مرزا قادیانی

قرآن مجید کو تمام آسمانی کتابوں پر وہی فضیلت حاصل ہے جو جناب رسالت مآب ﷺ کو تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر حاصل ہے۔ جس طرح سرکار دو عالم ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ہیں اسی طرح قرآن مجید بھی اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے۔ سابقہ نازل شدہ کتابیں اپنی قوموں کے ہاتھوں ترمیم واضافہ اور تحریف کے باعث اپنی حقیقی شکل سے محروم ہوگئیں۔ چونکہ قرآن مجید آخری کلام تھا اور قیامت تک کے لئے تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کا ذمہ بھی خود لے لیا۔ فرمایا:

''ہم نے ہی اس کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔''

اس خدائی سند سے قرآن کی فضیلت اور اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ قرآن کتاب مقدس ہے۔ اس کا ہر حرف‘ ہر لفظ روحانیت سے لبریز اور نورانیت سے معطر ہے۔ یہی وہ واحد کتاب ہے جو دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جاتی ہے۔ یہی وہ منفرد کتاب ہے جو انسانوں کے سینوں میں محفوظ ہے۔ یہ کتاب باعث رحمت‘ باعث برکت اور باعث شفا ہے۔ قرآن مجید جبرائیل امین کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی مقدس سرزمین مکہ ومدینہ میں نازل ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے جس طرح اپنے محبوب ﷺ کو رسول مقدس بنایا اسی طرح قرآن کو کتاب مقدس بنایا۔

مسلمانوں کی ترقی‘ استحکام اور عروج قرآنی تعلیمات سے وابستہ ہے۔ قرآن کریم کے بعد احادیث رسول ﷺ کی اہمیت کو تسلیم کیا گیا ہے۔ آپ ﷺ کی زبان مبارک سے نکلی ہوئی ہر بات میں اللہ تعالیٰ کی مرضی ومنشا شامل ہے۔ اسی بنا پر مفسرین نے آپ ﷺ کے الفاظ مبارکہ کو احادیث نبوی سے تعبیر کرکے قرآن کریم کی تفسیر وتشریح قرار دیا ہے۔ ارشادات رسول ﷺ کو تسلیم کرنا اور ماننا ایمانیات کا حصہ ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے رب کائنات کی اہانت‘ جناب رسالت مآب ﷺ کی ذات سے عداوت‘ کے علاوہ قرآن مجید اور احادیث مبارکہ پر بھی رکیک حملے کئے ہیں۔ ملاحظہ ہوں:

⟡.........."انا انزلناه قريباً من القاديان ۔" اس کی تفسیر یہ ہے کہ :"انا انزلناه قريباً من دمشق بطرف شرقی عندالمنارة البيضا" کیونکہ اس عاجز کی سکونتی جگہ قادیان کے شرقی کنارہ پر ہے۔"(تذکرہ مجموعہ الہامات ص ۷۶ طبع دوم' از مرزا غلام احمد قادیانی)

⟡.........."ہم کہتے ہیں کہ قرآن کہاں موجود ہے؟۔ اگر قرآن موجود ہوتا تو کسی کے آنے کی کیا ضرورت تھی۔ مشکل تو یہی ہے کہ قرآن دنیا سے اٹھ گیا ہے۔ اسی لئے تو ضرورت پیش آئی کہ محمد رسول اللہ کو بروزی طور پر دوبارہ دنیا میں مبعوث کر کے آپ (مرزا قادیانی) پر قرآن شریف اتار اجاوے۔"(کلمتہ الفصل ص ۱۷۳ از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

⟡.........."قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔"(تذکرہ مجموعہ الہامات ص ۶۳۵ طبع دوم' از مرزا غلام احمد قادیانی)

⟡.........."میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں۔ اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے۔ خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔"(حقیقت الوحی ص ۲۲۰' خزائن ص ۲۲۰ ج ۲۲' از مرزا قادیانی)

⟡..........

آنچه من بشنوم زوحی خدا
بخدا پاک دانمش زخطاء
ہمچوں قرآن منزه اش دانم
از خطاہا ہمنیست ایمانم
بخدا ہست ایں کلام مجید
از دہان خدائے پاک و وحید

وان یقین کلیم بر تورات
وان یقین ہائے سید سادات
کم نیم زاں ہمہ بروئے یقین
ہر کہ گوید دروغ ہست لعین

ترجمہ:...... ”جو کچھ میں اللہ کی وحی سے سنتا ہوں۔ خدا کی قسم اسے ہر قسم کی خطا سے پاک سمجھتا ہوں۔ قرآن کی طرح میری وحی خطاؤں سے پاک ہے۔ یہ میرا ایمان ہے۔ خدا کی قسم یہ کلام مجید ہے۔ جو خدائے پاک یکتا کے منہ سے نکلا ہے جو یقین عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی وحی پر، موسیٰ علیہ السلام کو تورات پر اور حضور اکرم ﷺ کو قرآن مجید پر تھا۔ میں از روئے یقین ان سب سے کم نہیں ہوں۔ جو جھوٹ کہے وہ لعنتی ہے۔“(نزول المسیح ص ۹۹، خزائن ص ۴۷۷ ج ۱۸، از مرزا قادیانی)

❖............ ”تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔“(اعجاز احمدی ص ۳۰ خزائن ص ۱۴۰ ج ۱۹، از مرزا قادیانی)

قارئین کرام!

ان عقائد و نظریات کے حامل قرآن کریم و حدیث کے منکر قادیانی گروہ سے تعلقات رکھنا ایک مسلمان کی شان کے لائق ہے؟۔ نہیں اور ہر گز نہیں۔ تو قادیانی کافروں سے بچنا ہمارا دینی فریضہ ہے۔

بقیہ: قادیانیوں کی شرارت

احتساب دھیما ہے۔ انہوں نے قادیانی مسئلہ پر کبھی انتہا پسندی اختیار نہیں کی اور یہی ان کی کامیابی کی علامت ہے۔ قادیانی غیر ملکی آقاؤں کی سرپرستی میں جن ناز نخروں کا مظاہرہ کر رہے ہیں مسلمانوں کی رواداری اور ان کے اعتدال پسندانہ رویہ کے باعث انہیں غلط فہمی ہے۔ قادیانیوں کو سوچ لینا چاہئے کہ آئین سے انحراف اور قانون شکنی آخر کب تک روا رکھی جائے گی۔ اگر پاکستان میں اسلامی نظام کا نفاذ عمل میں آیا تو پھر سرزمین وطن پر یقیناً مرتد کی شرعی سزا نافذ ہوگی جو قادیانیوں کو خاصی مہنگی پڑے گی۔

پروفیسر منور احمد ملک

بسلسلہ میں ایک احمدی تھا

تعداد کے حوالے سے قادیانیوں کی مبالغہ آرائی

قادیانی جماعت نے اپنے آغاز سے لے کر اب تک کبھی بھی اپنی اصل تعداد کا اعلان نہیں کیا بلکہ نئے قادیانی ہونے والوں کی تعداد کا بھی اعلان نہیں ہوتا رہا۔ پاکستان بننے سے قبل کی تمام مردم شماریوں میں قادیانیوں نے اپنی تعداد کو خفیہ رکھا۔ پاکستان بننے کے بعد 1953ء میں قادیانیوں کے خلاف چلنے والی تحریک کے دوران عدالتی مراحل پر جماعت کی تعداد سوال آیا۔ مگر جماعت نے اپنی تعداد کا اعلان نہ کیا۔ اس طرح اپنی جماعت کے افراد کو بھی یہ علم نہ تھا کہ پاکستان میں یا پاکستان کے باہر ہماری تعداد کتنی ہے۔ اس طرح "مخالفین جماعت" اس رعب میں رہے کہ جماعت کی تعداد اچھی خاصی ہے۔ البتہ جماعت کے سرکردہ افراد بے ضابطہ طور پر اپنی تعداد بڑھا چڑھا کر پیش کرتے۔ حالانکہ جماعت ہر سال "تجدید" کے ذریعہ ہر قادیانی مرد وزن' بچے' بوڑھے کا باضابطہ اندارج کرتی ہے۔ پورے کوائف کے ساتھ مکمل اور تفصیلی معلومات اور تعداد ہر سال جماعت کے پاس آتی ہے مگر جماعت نے کبھی بھی اس "مردم شماری" کے نتائج کا اعلان نہیں کیا اور افراد جماعت کو تعداد کے حوالے سے "غلط فہمی" میں ہی رکھا ہے۔

1974ء کی تحریک میں قومی اسمبلی میں جماعت کے سربراہ مرزا ناصر احمد نے تعداد کے بارے میں سوالوں کے جوابات کو "گول" کر دیا اور اصل تعداد چھپانے کے لئے کئی "انوکھی باتیں" کر ڈالیں۔ اس سے خاصی الجھن پیدا ہو گئی اور قومی اسمبلی کے ممبران کو یہ اندازہ ہو گیا کہ تعداد کے معاملہ میں یہ خاصے حساس ہیں۔ بلکہ "احساس کمتری" میں مبتلا ہیں۔ جماعت نے بھی اس احساس کمتری کو بھی بار بار ثابت کیا۔ 1982ء میں مرزا طاہر احمد کے نئے سربراہ بننے پر جماعت نے اپنی تعداد بڑھانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا مگر کامیابی نہ ہوئی۔ حالانکہ ہر ہفتے پورے پاکستان سے کئی بسیں غیر قادیانی حضرات کی قادیانیوں کی زیر نگرانی "دعوت الی اللہ" "اصلاح وارشاد" اور "تبلیغ" کے حوالے سے چناب نگر (سابقہ ربوہ) میں لائی جاتیں۔ دار الضیافت "مہمان خانہ" میں خوب خاطر مدارات کی جاتی اور پھر جماعت کے کئی مبلغ جو پہلے سے

ڈیوٹی کے لئے مخصوص ہوتے۔وہ ”مہمانوں“ کی تبلیغی ”تواضع“ کرتے اور کوشش کی جاتی کہ زیادہ سے زیادہ افراد سے بیعت فارم پر کروالئے جائیں۔ مگر یہ سلسلہ مایوس کن نتائج سامنے لایا۔ خوب کوشش کے باوجود سو سو افراد کے قافلے بغیر کسی ”پھل“ کے واپس چلے جاتے۔(جماعت میں ”نو قادیانی“ کے لئے ”پھل“ کا لفظ بطور کورڈ استعمال کیا جاتا ہے۔کاغذات میں بھی اندراج ”پھل“ کے لفظ سے ہوگا۔)جماعت کا خاصا خرچا ہوجاتا۔ ہر جماعت تحصیل اور ضلع کی سطح پر ”دعوت الی اللہ کے قافلے“ تیار کرتی اور سپیشل بسوں کے ذریعہ یہ دورے کروائے جاتے۔

1984ء میں چلنے والی تحریک ختم نبوت کے نتیجہ میں مرزا طاہر احمد بیرون ملک چلے گئے۔وہاں پہنچ کر انہوں نے اپنے ایک خطاب میں جماعت کا حوصلہ بڑھانے کے لئے بتایا کہ ایک اندازے کے مطابق ہم سوا کروڑ ہوچکے ہیں۔اس میں احتیاط یہ کی گئی کہ اس بیان کو اپنی طرف سے نہ کہا کیونکہ پھر یہ باضابطہ اعلان ہوجاتا کہ ہمارے بعض حساب رکھنے والے کہتے ہیں کہ ہم سوا کروڑ ہوچکے ہیں۔جس میں سے 40 فیصد پاکستان میں ہیں اور باقی دوسرے ملکوں میں ہیں۔مزید کہا کہ اب ہمیں کوشش کریں گے جو کمی رہ گئی یعنی سوا کروڑ ہونے میں وہ پوری کرلی جائے۔واضح رہے کہ اس بیان کے مطابق پاکستان میں تعداد 50 لاکھ بنتی ہے۔ جبکہ میں 31 مارچ اور یکم اپریل والے مضمون ”جماعت احمدیہ کی تعداد...... حقیقت کیا ہے!“میں تفصیلی ”پوسٹ مارٹم“ کرکے یہ ثابت کرچکا ہوں کہ پاکستان میں قادیانیوں کی تعداد دو سے تین لاکھ کے درمیان ہے۔

قیام پاکستان سے لے کر 1984ء تک ہر سال جلسہ سالانہ پر پورے سال کی کارگزاری بتائی جاتی رہی ہے۔اس میں کسی ایک جماعت یا حلقہ یا علاقے کی بیعتوں کا ذکر کردیا جاتا۔اس سے اندازہ کرلیا جاتا کہ جب ایک تحصیل میں یہ پروگریس ہے تو باقی خود اندازہ کرلیں۔پورے پاکستان کی کل بیعتوں یا کل تعداد کا کبھی ذکر نہ کیا جاتا۔ حالانکہ جماعت کے پاس مکمل کوائف ہوتے تھے۔یہ اس بات کا منہ بولتا ثبوت تھا کہ بیعتوں کی تعداد بہت کم یعنی مایوس کن ہوتی۔لہٰذا جماعت یہ تعداد بتانے سے احتراز کرتی۔اسی طرح جماعت ایک احساس کمتری میں مبتلا ہوگئی۔

1984ء کے بعد 1993ء تک لندن کے جلسہ پر یہ اعلان ہوتا رہا کہ پچھلے سال ہونے والی بیعتوں کی تعداد سے دگنی بیعتیں اس سال ہوئی ہیں۔ سات سال بعد اس تعداد کو دو لاکھ بتایا۔اس کا

مطلب یہ ہے کہ 1984ء‘1985ء میں یہ تعداد ایک ہزار سے کم ہوگی۔

عالم گیر بیعت

1993ء سے ”عالمگیر بیعت “ کا ایک نیا سلسلہ شروع کیا گیا کہ ہر سال پچھلے سال کی نسبت ڈبل تعداد بتائی ہے۔ لہٰذا 1993ء میں دولاکھ بیعتوں کا اعلان کیا تو 1994ء میں چار لاکھ ‘95ء میں آٹھ لاکھ کا اعلان کیا گیا۔ اس ”کھیل“ کے مطابق 96ء میں 16 لاکھ کی تعداد بنی ۔ تو 97ء میں 32 لاکھ ‘98ء میں 64 لاکھ تعداد بنتی تھی مگر ”لحاظ“ کر دیا گیا اور تعداد 50 لاکھ بتائی گئی۔ 99ء میں ایک کروڑ 28 لاکھ کی بجائے ”دوبارہ رعایت“ کردی گئی اور تعداد ایک کروڑ آٹھ لاکھ بتائی۔ اب ظاہر ہے دو کروڑ سے زیادہ کا ہی اعلان ہوگا۔ اس فارمولے کے مطابق 2003ء میں 16 کروڑ کا اعلان ہوگا تو 2006ء میں ایک ارب 20 کروڑ کا اعلان ہوگا۔ 2009ء میں 10 ارب کا اعلان کر کے دنیا کو ”حیران“ کردیں گے جبکہ 2010ء میں 20 ارب نئے قادیانیوں کا اعلان کر کے دنیا کو ”پریشان“ کردیں گے۔ اس طرح آئندہ دس سالوں میں کل 40 ارب نئے افراد قادیانی ہو چکے ہوں گے۔

واضح رہے کہ دنیا کی کل آبادی چھ ارب ہے۔ اس میں مسلم‘ عیسائی‘ یہودی‘ ہندو‘ سکھ‘ بدھ مت اور دیگر مذاہب کے لوگ شامل ہیں۔ وہ سب اپنی اپنی جگہ قائم رہیں گے مگر قادیانیوں کو ” نئے قادیانی بھائی“ 40 ارب کے قریب مل جائیں گے۔

یہ کیا ہورہا ہے ؟ کیا یہ مذاق ہورہا ہے ؟۔ نہیں جماعت بالکل سنجیدہ ہے۔ اصل میں یہ احساس کمتری کا رد عمل ہے۔ جماعت تعداد کے حوالے سے اپنے احساس کمتری کو دور کرنے کے لئے یہ سارا ”چکر چلا“ رہی ہے اور خصوصاً مرزا طاہر صاحب جو سیاسی ذہن رکھتے ہیں تعداد کی کمی کو حسرت سے محسوس کرتے ہیں۔ ان کا فلسفہ ہے کہ اگر کسی ملک میں ہماری جماعت کی تعداد اس ملک کی تعداد کے دس فیصد کے برابر ہوگئی تو اس ملک کی حکومت جماعت کو مل جائے گی۔ اس فلسفہ کے مطابق وہ پاکستان میں کوشش کر کے مایوس ہو چکے ہیں۔ لہٰذا مرزا طاہر احمد اب ”افرا تفری“ میں جماعت کی تعداد کو ”انتہا“ تک لے کر جانا چاہتے ہیں۔

اگر جماعت کے ماضی اور حال کا جائزہ لیا جائے تو یہ بات وثوق سے کہی جاسکتی ہے کہ جماعت

بقیہ صفحہ :46 پر

مولانا محمد قاسم رحمانی

مرزا قادیانی کی تضاد بیانیاں

قول اول: مرزا قادیانی اپنی کتاب مواہب الرحمٰن ص ۱۸، روحانی خزائن ص ۲۳۶ ج ۱۹ پر لکھتا ہے کہ: ”میں نے جوابی طور پر کسی کو گالی نہیں دی۔“

تردید: کتاب البریہ ص ۱۱، روحانی خزائن ص ۱۱ ج ۱۳ پر لکھتا ہے کہ: ”میرے سخت الفاظ جوابی طور پر ہیں۔“

قول اول: مرزا قادیانی اپنی کتاب اربعین نمبر ۴ ضمیمہ نمبر ۵ پر لکھتا ہے کہ: ”گالی دینا اور بدزبانی طریق شرافت نہیں۔“ اور اپنی کتاب کشتی نوح ص ۱۱، روحانی خزائن ص ۱۱ ج ۱۹ پر لکھتا ہے کہ: ”کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔“

تردید: مرزا قادیانی اپنی کتاب نجم الہدیٰ ص ۵۳، روحانی خزائن ص ۵۳ ج ۱۴ پر اپنے پہلے دونوں قولوں کی تردید کر کے لکھتا ہے کہ: (۱)...... ہمارے دشمن بیانوں کے خنزیر ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں۔ (۲)...... یہ میری کتابیں ہیں جن کو ہر مسلمان دوستی اور محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور مجھے قبول کرتا ہے اور میری تصدیق کرتا ہے اور ان کتابوں میں میں نے جو علوم لکھے ہیں ان سے نفع اٹھاتا ہے مگر کنجریوں کی اولاد نہیں مانتی۔“ آئینہ کمالات اسلام ص ۵۴۷

قول اول: مرزا قادیانی اپنی کتاب ست بچن ص ۳۱، روحانی خزائن ص ۱۴۳ ج ۱۰ پر لکھتا ہے کہ: ”ظاہر ہے کہ ایک دل سے دو متناقض باتیں نہیں نکل سکتیں۔ کیونکہ ایسے طریق سے یا انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق۔“

تردید: براہین احمدیہ میں انگریزی نبی نے حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا اقرار کیا اور بعض خود

ساختہ الہامات بھی درج کیے جن کی کئی برسوں بعد اس نے یہ تشریح کی کہ یہ الہامات میرے سچ ہونے پر دلالت کرتے ہیں ان دونوں باتوں کا تذکرہ کرتے ہوئے مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ میں نے ان دونوں متناقض باتوں کو براہین احمدیہ میں جمع کر دیا۔

قول اول: انگریز کا خود کاشتہ پودا مرزا قادیانی اپنی نور القرآن نمبر ۲ ص ۴۷ کتاب روحانی خزائن ص ۴۴۹ ج ۹ مثلہ سیرت المہدی ص ۱۵ ج ۳ پر لکھتا ہے کہ: "ہمارے سید و مولیٰ افضل الانبیاء خیر الاصفیا محمد ﷺ کا تقویٰ دیکھے کہ وہ ان عورتوں کے ہاتھ سے ہاتھ نہیں ملاتے تھے جو پاک دامن اور نیک بخت ہوتی تھیں بلکہ دور ہی بٹھا کر تلقین و توبہ کراتے تھے۔"

تردید: سیرت المہدی ص ۲۱۰ ج ۳ پر لکھا ہے کہ: "مرزا قادیانی صاحب ایک بوڑھی ملازمہ مسماۃ بھانو سے بدن دبواتے تھے اور غیر محرم عورتیں مرزا قادیانی کی پہرے داری کا کام کرتی تھیں۔" سیرت المہدی ص ۲۷۳ ج ۳ اس پر کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

ساری رات بھانو کولوں لتاں دبواندا سی
اگے میں نی کہندا کی کردا کراندا سی
قادیان دے اس بدمعاش تے
لعنتاں بھجاں میں لعنتاں بھیجاں میں

الفضل ۲۰ مارچ ۱۹۲۸ء میں لکھتا ہے کہ: "حضور کو مرحومہ (عائشہ) کی خدمت حضور کے پاؤں دبانے کی بہت پسند تھی۔ حضور نے ایک دفعہ مرحومہ کو دعا دے کر فرمایا اللہ تجھے اولاد دے حضور کی دعا (اور دوا علاج۔ ناقل) سے مرحومہ کے چھ بچے ہوئے ایک لڑکی اور پانچ لڑکے۔"

قول اول: ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۹ حاشیہ روحانی خزائن ص ۵۶ ج ۷ اپر انگریزی نبی لکھتا ہے کہ: "جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔" مسیلمہ قادیان لکھتا ہے کہ: "جھوٹ بولنا اور گوہ (یعنی غلاظت) کھانا ایک جیسا ہے۔" حقیقت الوحی ص ۲۰۶

تردید: اربعین نمبر ۳ ص ۲۵ روحانی خزائن ص ۴۰۴ ج ۱۷ اپر مرزا قادیانی اپنی زبان سے نکلے

ہوئے الفاظ کو عملی جامہ پہناتے ہوئے لکھتا ہے کہ : ”ضرور تھا کہ قرآن شریف اور احادیث کی پیشگوئیاں پوری ہوتیں جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو اسلامی علماء کے ساتھ سے دکھ اٹھائے گا اور اس کو کافر قرار دیں گے۔“

”صحیح بخاری اور مسلم شریف اور انجیل اور دانی ایل اور دوسرے نبیوں کی کتابوں میں بھی جہاں میرا ذکر کیا گیا ہے وہاں میری نسبت نبی کا لفظ لکھا گیا ہے۔“اربعین نمبر ۳ ص ۷۱، روحانی خزائن ص ۴۱۳ ج ۱۷

یہ دونوں جھوٹ ایسے کھلے ہوئے ہیں کہ پوری مرزائیت کو میرا چیلنج ہے کہ مرزا قادیانی کا نام ان ہر دو کتابوں میں دکھادیں اور منہ مانگا انعام لیں۔

قول اول : مرزا قادیانی اپنی کتاب تحفہ گولڑویہ ص ۹۵، روحانی خزائن ص ۱۸۱ ج ۱۷ پر لکھتا ہے کہ : ”اگر آسمان کے نیچے میری طرح اور بھی کوئی تائیدیافتہ ہے تو وہ کیوں میرے مقابلے نہیں آتا۔ خدا نے مجھے قرآن کی زبان میں اعجاز دیا ہے.......... خدا نے مجھے وعدہ دے رکھا ہے کہ تجھ سے ہر ایک مقابلہ کرنے والا مغلوب ہوگا۔“

تردید : مرزا قادیانی کی متعدد کتابوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مرتد اعظم نے کبھی بھی علماء حق کے سامنے بولنے یا سوال جواب اور مناظرے کی جرات نہیں کی تھی۔ تحریرا اپنی غلیظ قلم کے ساتھ کچھ بک دیتا تھا۔ اگر مرزا قادیانی اپنی کتاب تحفہ گولڑویہ اور روحانی خزائن کی تحریروں میں سچا ہے تو علماء حق کے سامنے مناظرے کی دعوت قبول کیوں نہ کی۔ اس کذاب اعظم کے چیلے جواب دیں۔

قول اول : مرزا قادیانی اپنی الاستفتاء ص ۳۶ ملحقہ حقیقت الوحی میں لکھتا ہے کہ : ”کسی بات کو چھپانا میرے نزدیک گناہ ہے اور کمینے آدمیوں کی عادت ہے۔“

تردید : مرزا قادیانی اپنی کتاب التبلیغ ملحقہ آئینہ کمالات اسلام ص ۵۵۱ پر لکھتا ہے کہ : ”اللہ کی قسم میں بہت مدت سے جانتا تھا کہ میں مسیح ابن مریم بنایا گیا ہوں لیکن میں نے اس کے اظہار میں دس برس توقف کیا۔“

قول اول : ایک غلطی کا ازالہ ص ۸ پر مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ : ”خدا نے آج سے بیس برس

بقیہ صفحہ :5

قادیانیوں کے نام

تحریر: شاہد چوہدری جھڈو

جہاں یہودی، عیسائی، قادیانی وغیرہ آج کل ہر طرح کا لالچ دے کر لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ وہاں انہیں یہ بھی ڈر ہے کہ لوگ مسلمان نہ ہو جائیں اور لوگوں کو ڈراتے ہیں کہ کوئی قادیانی مسلمان ہونے کی ہمت نہ کرے۔ دوسروں کا تو علم نہیں قادیانی کیا کہتے ہیں میں اپنا واقعہ بیان کر رہا ہوں۔ قادیانی کہتے ہیں کہ مسلمان وعدہ وفا نہیں کرتے جب کوئی نیا مسلمان ہوتا ہے تو تین چار ماہ کے بعد اس سے پوچھو خاص کر جو قادیانیت چھوڑ کر مسلمان ہوا ہو اسے مسلمان بھلا دیتے ہیں۔ قادیانی مذہب کی بنیاد ہی جھوٹ، فراڈ، دھوکہ دہی، فریب، لالچ وغیرہ پر ہے۔ وہ خود سازش نہ کر سکیں تو کسی اور کا سہارا لے لیتے ہیں۔

اب جو مسلمان ہو گیا ایک اللہ اور ایک رسول آخری نبی محمد مصطفیٰ رحمۃ اللعالمین جو دونوں جہاں کے سردار ہیں کو ماننے لگ گیا۔ اللہ تعالیٰ اس جہاں میں بھی اس کی مدد کرے گا اور آخرت میں وہ جنت میں ضرور جائے گا۔ یہ ہمارا ایمان ہے قادیانی تو دوزخ میں جائیں گے۔

قادیانیوں کا یہ کہنا کہ مسلمان ساتھ نہیں دیتے غلط ہے۔ اس لئے کہ اگر کوئی شخص ایک محلہ چھوڑ کر دوسرے محلے جا کر آباد ہو یا دوسرے شہر جا کر آباد ہو تو اسے بھی مسائل کا سامنا کرنا پڑے گا۔ نئے سرے سے وہاں مقام بنانے گا۔ اچھے برے لوگوں کا پتہ چلے گا۔ جب سے ہم لوگ مسلمان ہوئے زیادہ تر دیوبندی مسلک کے دوستوں کے ساتھ رہے اب ان میں رہ کر ایک اپنائیت سی پیدا ہو گئی۔ دوسرے مسلک کے لوگ بھی شہر میں رہتے ہیں وہ بھی اپنے ہی مسلمان بھائی ہیں۔ اچھے برے لوگوں کے بارے میں آپ بیتی بیان کر رہا ہوں۔

کچھ عرصہ پہلے میں ایک قادیانی کو تبلیغ کر رہا تھا وہ شخص راہ راست پر آجائے وہ کافی متاثر ہو رہا

تھا۔ اتنے میں ایک دوست (ن) آیا جس کا نام اور ذات ظاہر نہیں کر رہا صرف اشارہ دے رہا ہوں کہ صرف وہ سمجھے یا اس کے پاس بیٹھے ہوئے شخص۔ قادیانی سے وہ ڈرتا تھا جائے میرا ساتھ دینے کے مجھے سمجھانے لگا کہ شاید تم مولویوں کا پیچھا چھوڑ دو۔ میرے خلاف توقع بات کرنے لگا۔ دیکھیں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو قادیانیوں کے آلہ کار بنے ہوئے ہیں۔ قادیانی کہتے ہیں کہ جو قادیانیت چھوڑے گا اس پر عذاب آئے گا۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جب سے ہم مسلمان ہوئے کوئی سانحہ نہیں ہوا۔ اب اگر کوئی سائیکل سے گر جائے تو وہ قادیانیوں کی وجہ سے نہیں گرا۔

وعدہ وفا کرنے کے بارے میں

رہی بات وعدہ وفا کرنے کی تو ایک اگر ساتھ چھوڑتا ہے تو دوسرا تیار ہو جاتا ہے۔ ہم جب قادیانیت سے تائب ہوئے تقریباً تین ماہ بعد کوئی کیس ہو گیا جو ساتھ دوست تھے ساتھ چھوڑ گئے۔ بے حد پریشان ہوئے۔ شہر کے دو تین اور دوست مل گئے۔ جن کے بارے میں خیال تھا کہ یہ بیچارے کیا کر سکتے ہیں انہوں نے بھرپور ساتھ دیا اور ہم کامیاب ہوئے۔ حال ہی میں ہمارے ہاریوں نے نجی جیل کا ڈرامہ رچایا کہ قرضہ معاف ہو جائے۔ اور کہا کہ ٹنڈو جام سے جئے سندھ کے لڑکے آئیں گے ہمیں ساتھ لے کر جائیں گے اور تمہارے مویشی اور مرچ کپاس وغیرہ جو اوطاق میں پڑی ہے وہ بھی لے جائیں گے اور لڑنے کو تیار رہنا۔ بے حد پریشان بھائی نے ابو کو آکر بتایا۔ ابو نے کہا کہ جو اللہ کو منظور دیکھا جائے گا۔ یہ خبر قریب ہی زمیندار قادیانی کو ہوئی آیا اور کہنے لگا کہ تم خواہ مخواہ رشتے داروں سے الگ ہوئے ایسے مسئلوں پر اپنے ہی لڑتے ہیں غیر اور بیگانے کوئی ساتھ نہیں دیتا۔ احمد آباد قادیانی اسٹیٹ میں یہ مسئلہ ہے تقریباً پندرہ لڑکے رات کو پہرہ دیتے ہیں اس وقت ہم کافی مایوس تھے۔ اسے کہا کہ تم جاؤ اپنا مسئلہ خود حل کر لیں گے اور کہا کہ جنت میں برادری اور رشتے دار کام نہیں آئیں گے خدا کے آگے دعا کی اے اللہ ہماری مدد فرما اپنے حبیب کے صدقے اب ذرا دیکھیں اللہ تعالیٰ کس طرح مہربان ہے علاقے کے آٹھ دس زمیندار پہنچ گئے۔ بھائی کو کہا کہ ہم ساتھ دیں گے ہماری جان بھی حاضر ہے۔ دیکھتے ہیں کون لڑنے آتا ہے۔ ہاریوں نے دیکھا اب کیا کریں علاقے کے ایک اور زمیندار کے پاس فیصلہ رکھوایا ہاریوں نے قرض تسلیم کیا فیصلہ کروانے والے نے کہا کہ قرض میں ادا کروں گا وہ جو قادیانی کہہ رہا تھا ہم پہرہ دیتے ہیں کورٹ نے ان کے ہاری آزاد کروا دیئے۔ اب

ایک مسلمان کا واقعہ ذکر کر رہا ہوں جو پہلے مسلمان تھا پھر قادیانی بن گیا۔ اب ماشاء اللہ دوبارہ مسلمان ہو گیا۔ ذرا دیکھیں کوئی مسلمان جب قادیانی بنتا ہے تو قادیانی کیا سلوک کرتے ہیں۔

نسیم نگر کا رہنے والا تھا۔ جب نیا نیا قادیانی بنا تو قادیانیوں نے اس کی شادی کرا دی۔ چند سال بعد اس کے بیٹے کو قتل کر دیا۔ جب وہ پولیس کو اطلاع دینے لگا تو کہنے لگے کہ ہم نے تم سے بیعت فارم پر عہد لیا تھا کہ جان ' مال ' عزت ہر چیز جماعت پر قربان کر دوں گا پھر اس کے گلے پر چھری چلانے لگے وہ سویا ہوا تھا اس کی بیوی کی آنکھ کھل گئی اس نے دیکھا کہ میرے شوہر کی چارپائی پر چار پانچ بندے مارنے کے لئے کھڑے ہیں تو اس نے شور مچا دیا لیکن پھر بھی اس کے گلے پر کافی زخم لگ گیا ان چیزوں کو دیکھتے ہوئے اس کی بیوی نے کہا کہ ہم یہ مذہب چھوڑ دیں جو کہ قادیانی گھرانہ میں پیدا ہوئی تھی۔ چند ماہ پہلے وہ شخص ہمارے شہر کی مدنی مسجد میں تشریف لایا اور آپ بیتی بیان کی اور مسلمان ہونے کا اعلان کر دیا۔

کچھ دن پہلے مجھے ایک قادیانی خالد نامی شخص ملا کہنے لگا کہ شاہد کیا حال ہے۔ مسلمان وعدہ وفا نہیں کرتے تم نے چند رسالے وغیرہ پڑھ کر احمدیت قادیانیت چھوڑ دی ان کتابوں کو مرزا صاحب نے نہیں لکھا مجھے تم سے ہمدردی ہے تم لولاک میں مضمون نہ چھپوانا آج کے بعد کہیں مرزا صاحب کی بددعا کی نظر نہ ہو جانا۔ تم نے جو مجھے رسالے ختم نبوت کے دیئے وہ میں تحقیق کر رہا ہوں۔

تجھے کیا چاہئے نار دے بجوا دوں۔ حکم تو کر تیرے شہر کے تیرے مسلمان بھائی کیا کہہ رہے ہیں کہ فلاں لالچ کی وجہ سے ڈر کی وجہ سے مسلمان ہوا ہے میں نے کہا اب کچھ بھی سمجھو مزہ تو مسلمانی میں ہے اس دائرہ میں آکر عبادت کا سکون ملتا ہے۔ جہاں ہزاروں آدمی مسجد میں عبادت کر رہے ہوں وہاں ایک گھر کے چند افرد گھر میں اپنی عبادت کر رہے ہوں کیا ہزاروں افراد کی عبادت نہ قبول اور چند افراد کی قبول۔

قادیانیو جب تم پر کوئی پریشانی آتی ہے تو 15 روپے خرچ کر کے مرزا صاحب کو خط لکھتے ہو لندن میں۔ جب مسلمان پر پریشانی آتی تو وہ نفل پڑھ کر پروردگار سے دعا کرتا ہے کہ اپنے حبیب کے صدقے میری پریشانی دور فرما۔ اس سے پریشانی بھی دور اور ثواب بھی ملتا ہے۔ خالد قادیانی تجھ سے میری لڑائی ہوئی اور پناہ بھی تیرے گھر میں لوں اس سے کیا ظاہر ہوتا ہے۔ قادیانی نے کہا کہ پھر تو دکھاوا ہے لوگوں کے سامنے آپس میں سلوک ہو گا تو خالد صاحب تمہارا مرزا صاحب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کیا ایمان رکھتا ہے اور عیسائی انگریز جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا مانتے ہیں اور ان کے گھر میں پناہ لے۔

کچھ خدا کا خوف کرو ایمان لے آؤ تمہارا مرزا صاحب ان سے ملا ہوا ہے لندن میں رہتا ہے وہاں سے مسلمانوں کی دشمنی کر رہا ہے۔

خالد قادیانی یہ سب تمہاری سازشیں ہیں جب ہم نے جماعت چھوڑی تو آپ لوگوں نے کہا تھا تین سال پہلے اس گھرانے کو ہم نے جماعت سے نکال دیا تھا۔ ہم نے جب اس ماہ کی پہلی تاریخ کا ریکارڈ اور ربوہ سے آیا ہوا لیٹر دکھایا اور 6 تاریخ کو ہم مسلمان ہوئے تھے۔ پھر تم نے کیوں منہ چھپایا تھا ذلت کے سوا کچھ ہاتھ آیا۔

ہمارے شہر جھڈو میں پچھلے دنوں ایک شخص محمد اکرم جٹ گولارچی شہر سے مولانا محمد علی صدیقی صاحب کے ساتھ آیا تھا جو تقریباً اسی ماہ قادیانیت سے تائب ہو کر مسلمان ہوا۔ اس سے پوچھا تو اس نے یہی کہا کہ قادیانی کہہ رہے ہیں کہ ہم نے اسے جماعت سے خارج کر دیا تھا۔

قادیانیو تم باز آجاؤ اپنی حرکتوں سے، تم میں سے جو قادیانی مسلمان ہونا چاہے اسے مسلمان ہونے دو۔ تم لوگوں کو ورغلانے کی کوشش نہ کرو۔ سازشیں چھوڑ دو، فریب دینا چھوڑ دو۔

اے خاک نشینو اٹھ بیٹھو وہ وقت قریب آپہنچا
جب تخت گرائے جائیں گے جب تاج اچھالے جائیں گے

اب ٹوٹ گریں گی زنجیریں اب زندانوں کی خیر نہیں
جو دریا جھوم کر چلتے ہیں تنکوں سے نہ ٹالے جائیں گے

کٹتے بھی چلو مرتے بھی چلو بازو بھی بہت اور سر بھی بہت
چلتے بھی چلو کہ اب ڈیرے منزل پہ ہی ڈالے جائیں گے

کوئی قادیانی مسلمان ہونا چاہے تو ایک جماعت مجلس تحفظ ختم نبوت کے نام سے کام کر رہی ہے وہ جماعت نو مسلم کو خوش آمدید کہے گی۔ جماعت کے مبلغ تقریباً پاکستان کے ہر علاقے میں موجود ہیں اگر نہیں تو آتے جاتے رہتے ہیں۔ ان سے رابطہ کرو۔

ادارہ

دارالافتاء ختم نبوت

چینی اور دوسرے غیر مسلموں کے ہوٹلوں میں غیر ذبیحہ کھانا

سوال...... کچھ عرصے سے میرے دماغ میں ایک بات کھٹک رہی ہے وہ یہ کہ ہمارے ہاں بیشتر لوگ شوقیہ طور پر چائنیز ریسٹورنٹس میں کھانا کھاتے ہیں۔ لیکن اس بات کی تحقیق نہیں کرتے کہ جو کھانا وہ کھاتے ہیں آیا وہ حلال ہوتا ہے یا حرام۔ میرے ایک دوست نے مجھے بتایا کہ جب اس نے معلومات کیں تو پتہ چلا کہ یہ ہوٹل والے نہ صرف جانور اپنے ہاتھ سے کاٹتے ہیں بلکہ بعض اوقات مری ہوئی مرغیاں بھی کاٹ دیتے ہیں۔ میری عرض ہے کہ کیا غیر مسلم کے ہاتھ سے کٹا ہوا جانور حلال ہوتا ہے یا نہیں؟۔

جواب...... ایسے ہوٹل میں کھانا نہیں کھانا چاہئے جہاں پاک ناپاک' حلال و حرام کی تمیز نہ کی جاتی ہو۔ اہل کتاب کا ذبیحہ حلال ہے بشر طیکہ وہ اہل کتاب بھی ہوں۔ اہل کتاب کے علاوہ باقی غیر مسلموں جیسے قادیانی کا ذبیحہ حرام ہے۔

قادیانیوں کے گھر کا کھانا

سوال...... قادیانی کے گھر کا کھانا جائز ہے یا غلط۔ قرآن و سنت کی روشنی میں واضح فرمائیں؟۔

جواب...... قادیانیوں کا کھانا نہیں کھانا چاہئے۔ اس لئے کہ قادیانی کا حکم مرتد کا ہے۔ ان کے گھر جانا ہی درست نہیں نہ کسی قسم کا تعلق۔

مرتدوں کو مساجد سے نکالنے کا حکم

سوال...... اگر کوئی قادیانی' ہماری مساجد میں آکر الگ ایک کونے میں جماعت سے الگ نماز پڑھ لے کیا ہم اس کو اس کی اجازت دے سکتے ہیں کہ وہ ہماری مسجد میں اپنی مرضی سے نماز پڑھے۔

جواب...... کسی غیر مسلم کا ہماری اجازت سے ہماری مسجد میں اپنی عبادت کرنا صحیح ہے۔ نصاریٰ

نجران کا جو وفد بارگاہ نبوی ﷺ میں حاضر ہوا تھا انہوں نے مسجد نبوی (علیٰ صاحبہ الف الف صلوٰۃ وسلام) میں اپنی عبادت کی تھی۔ یہ حکم تو غیر مسلموں کا ہے لیکن جو شخص اسلام سے مرتد ہو گیا ہو اس کو کسی حال میں مسجد میں داخلے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ اسی طرح جو مرتد اور زندیق اپنے کفر کو اسلام کہتے ہوں جیسا کہ قادیانی مرزائی ان کو بھی مسجد میں آنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

غیر مسلم کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا

سوال...... کیا ایک غیر مسلم کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جا سکتا ہے۔

جواب...... غیر مسلم کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں۔

جھوٹے نبی کا انجام

سوال...... رسول پاک ﷺ کے بعد امکان نبوت پر روشنی ڈالئے اور بتایئے کہ جھوٹے نبیوں کا انجام کیا ہوتا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا انجام کیا ہوا؟۔

جواب...... آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا حصول ممکن نہیں۔ جھوٹے نبی کا انجام مرزا غلام احمد قادیانی جیسا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت میں ذلیل کرتا ہے۔ چنانچہ تمام جھوٹے مدعیان نبوت کو اللہ تعالیٰ نے ذلیل کیا۔ خود مرزا غلام احمد قادیانی منہ مانگی ہیضے کی موت مرا۔ اور دم واپسیں دونوں راستوں سے نجاست خارج ہو رہی تھی۔

بقیہ : پروفیسر منور احمد

چالیس ارب تک جانے کا "تکلف" نہیں کرے گی بلکہ دنیا میں موجود جو سب سے بڑی مذہبی یا سیاسی جماعت ہوگی اس کی تعداد سے تھوڑا سا آگے نکل کر "بریک" لگالی جائے گی۔ مثلاً اگر ایک مذہبی یا سیاسی تنظیم کے ممبران کی کل تعداد 70 کروڑ ہے تو جماعت 80 کروڑ پر بریک لگالے گی اور پھر دنیا کو باور کرائے گی کہ اب دنیا میں سب سے بڑی جماعت قادیانیہ ہے پھر اقوام متحدہ اور سلامتی کونسل میں "اپنا اثر" پیدا کیا جائے گا اور انہیں بتایا جائے گا کہ ہم دنیا میں سب سے بڑی جماعت ہیں اور اس "وزن" کو ہر پلیٹ فارم سے "کیش" کروایا جائے گا جو کہ امت مسلمہ کے لئے انتہائی خطرناک ہوگا۔

ادارہ

مکتوبات اکابر

حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ کا مکتوب گرامی

جامعہ خیر المدارس ملتان کے بانی اور حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے خلیفہ مجاز حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ نے اپنی پوتی کے نکاح کی تقریب میں شرکت کے لئے حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کو ذیل کا والا نامہ تحریر فرمایا:

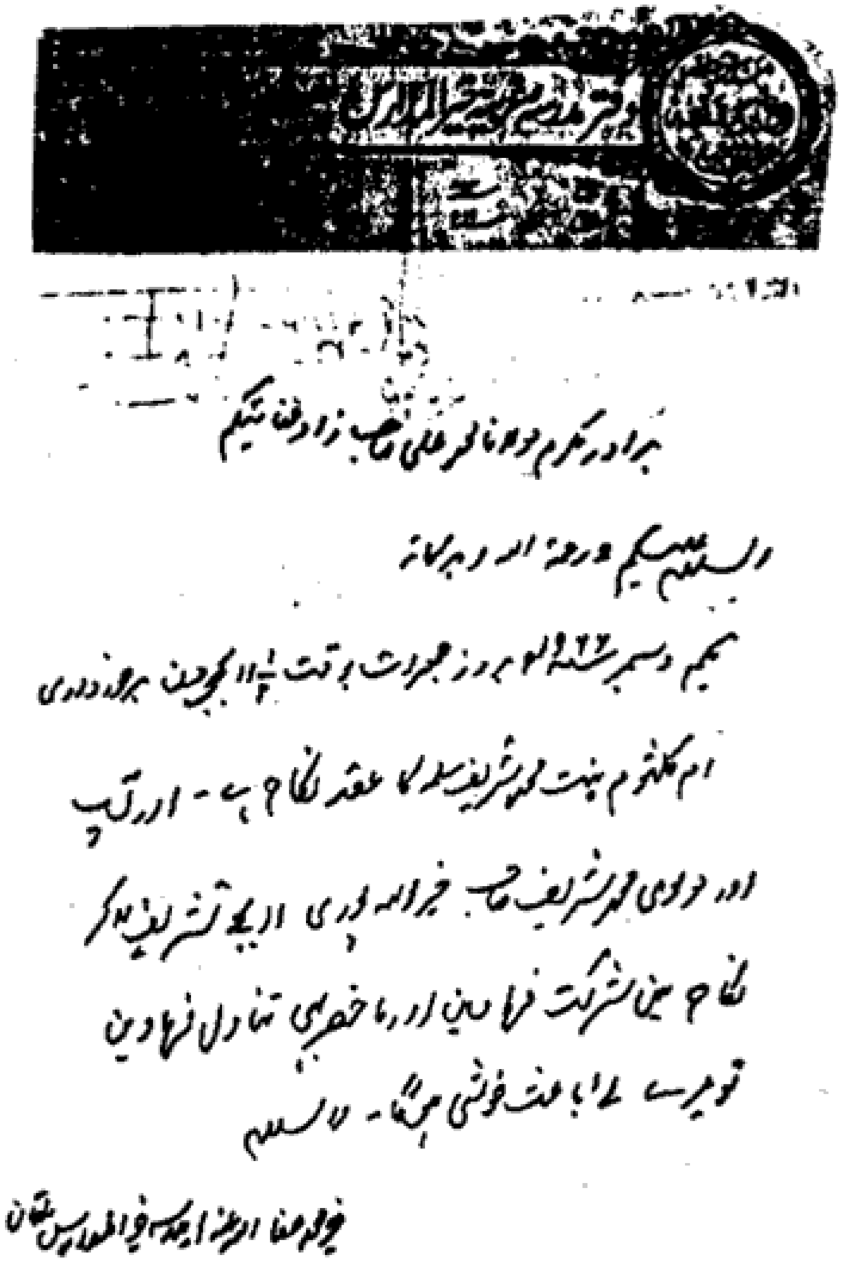

برادر مکرم مولانا محمد علی صاحب زاد فضلکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یکم دسمبر ۶۲ء بروز جمعرات بوقت ۱۱ بجے دن برخورداری
ام کلثوم بنت محمد شریف سلمہا کا عقد نکاح ہے۔ اور آپ
اور مولوی محمد شریف صاحب خیر اللہ پوری ایک تشریف لا کر
نکاح میں شرکت فرماویں اور دعا خیر بھی فرماویں
تو میرے لئے باعث خوشی ہوگا۔ والسلام

خیر محمد عفا اللہ عنہ از جامعہ خیر المدارس ملتان

حضرت مولانا محمد شریف کشمیریؒ کا والا نامہ

جامعہ خیر المدارس و جامعہ قاسم العلوم کے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد شریف کاشمیریؒ نے حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ کو ذیل کا والا نامہ تحریر فرمایا:

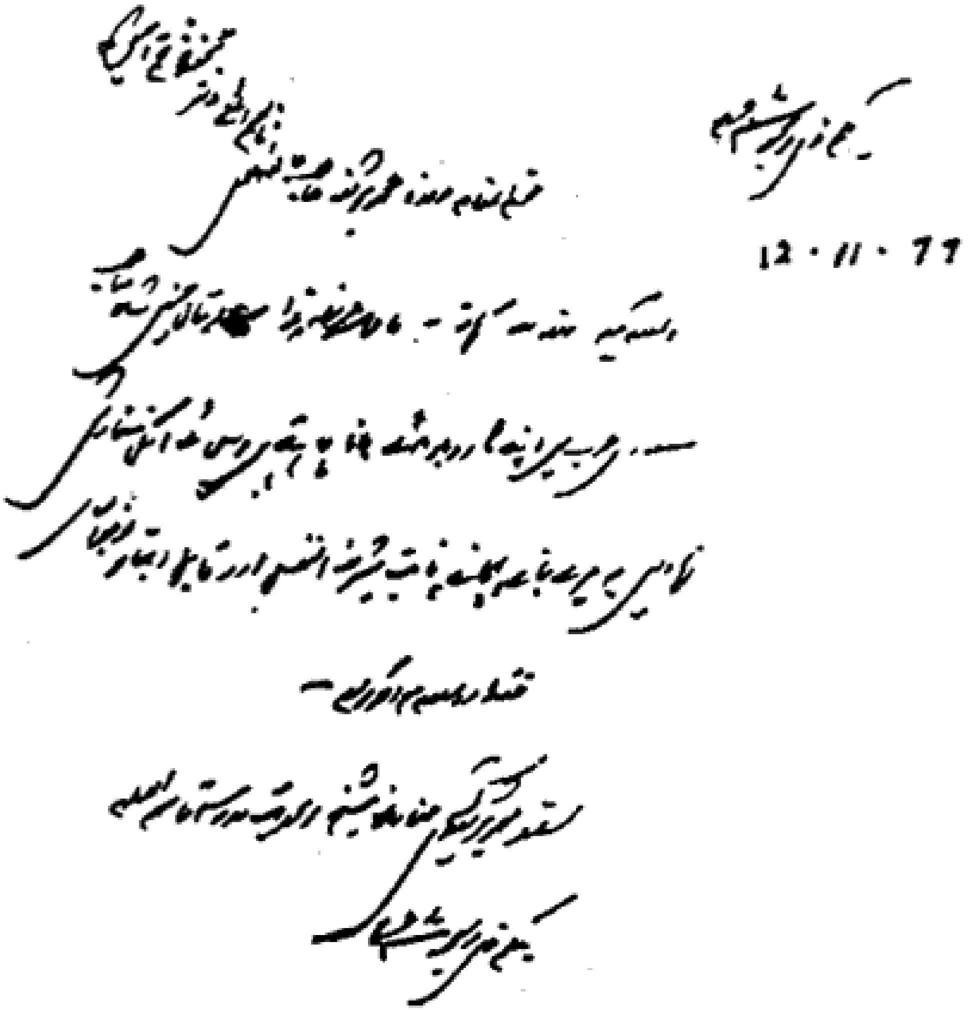
12-11-77

مکتوبات مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ

(1)

مجلس تحفظ ختم نبوت کے بزرگ رہنما مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ 1970ء سے قبل تین سال کے لئے یورپ میں تبلیغ اسلام کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ کی واپس پر ملتان دفتر مرکزیہ میں استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں شرکت کی مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ کو مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ نے دعوت دی۔ جواب میں حضرت مفتی صاحبؒ نے حضرت جالندھریؒ کو ذیل کا والا نامہ تحریر فرمایا:

مخدوم محترم حضرت مولانا محمد علی صاحب زادت برکاتکم

السلام علیکم مسنون

(2)

1970ء کے الیکشن میں جناب ذوالفقار علی صاحب بھٹو مرحوم ڈیرہ اسماعیل خان میں حضرت مفتی محمودؒ کے مقابلہ میں کھڑے ہو گئے۔ بھٹو صاحب نے ڈیرہ اسماعیل خان کا دورہ بھی کیا۔ بھٹو صاحب ان دنوں سوشلزم کے انقلاب کا نعرہ لے کر میدان میں اترے تھے۔ بھٹو صاحب کے دورہ کے بعد ان کے سوشلزم کے طلسم کے توڑنے کے لئے حضرت مولانا مفتی محمودؒ نے حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کو ڈیرہ اسماعیل خان تشریف لانے کی دعوت دی۔ مولانا محمد علی جالندھریؒ مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر تھے اور مجلس کا الیکشن سے تعلق نہ تھا۔ اس پر حضرت مفتی صاحبؒ نے فرمایا آپ جس حیلہ سے بھی کام لیں وہ آپ اپنی فراست سے لے لیں۔ چنانچہ حضرت مفتی صاحبؒ کی خواہش کی تعمیل میں مولانا محمد علی جالندھریؒ ڈیرہ اسماعیل خان تشریف لے گئے۔

آپ نے اپنی پوری تقریر سوشلزم کے رو میں کی۔ کایا پلٹ گئی۔ بھٹو صاحب کے سوشلزم کا طلسم ٹوٹ گیا۔ حیلہ یہ کیا کہ تقریر میں خود ہی سوال پیدا کیا کہ آپ لوگ کہیں گے کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں تو تم میاں کیوں آئے؟۔ پھر خود ہی جواب دیا کہ میں یہاں تم سے یہ نہیں کہتا کہ کس کو ووٹ دو۔ وہ تمہاری مرضی پر ہے۔ لیکن یہ ضرور کہتا ہوں کہ اگر میرا یہاں ووٹ ہوتا تو وہ میں مفتی محمودؒ پر قربان کرتا۔ میرے ووٹ کے یہ سب سے زیادہ مستحق ہیں۔ ملتان میں میرا ووٹ ہے وہ میں جمعیت علماء اسلام کے نمائندہ کو دوں گا۔ اللہ رب العزت کا کرم کہ پورے ملک سے جیتنے والا بھٹو ایک درویش منش عالم دین حضرت مفتی صاحبؒ سے شکست کھا گیا۔ حضرت جالندھریؒ نے مبارکباد کی تار دی تو مفتی صاحبؒ نے جواب میں شکریہ کی تار دی جس میں فرمایا کہ اصل مبارکباد کے تو آپ (حضرت جالندھریؒ) مستحق ہیں۔

خیر یہ ان کی باہم برادرانہ محبت تھی۔ نیز مفتی صاحبؒ کا خط میں یہ تحریر فرمانا کہ اگر خدانخواستہ حالات خراب ہوگئے تو اللہ تعالیٰ کے یہاں جو مقدمہ ہوگا وہ ہم سب کے لئے سخت مواخذہ کا ہوگا۔ یہ جملہ بتاتا ہے کہ حضرت مفتی صاحبؒ کی سیاست محض لوجہ اللہ تھی۔ اپنی ذات کے لئے نہیں۔ آمدم بر سر مطلب، حضرت مفتی صاحبؒ نے بھٹو کے دورہ کے بعد حضرت جالندھریؒ کو ڈیرہ اسماعیل خان تشریف لانے کے لئے جو خط تحریر فرمایا وہ یہ ہے:

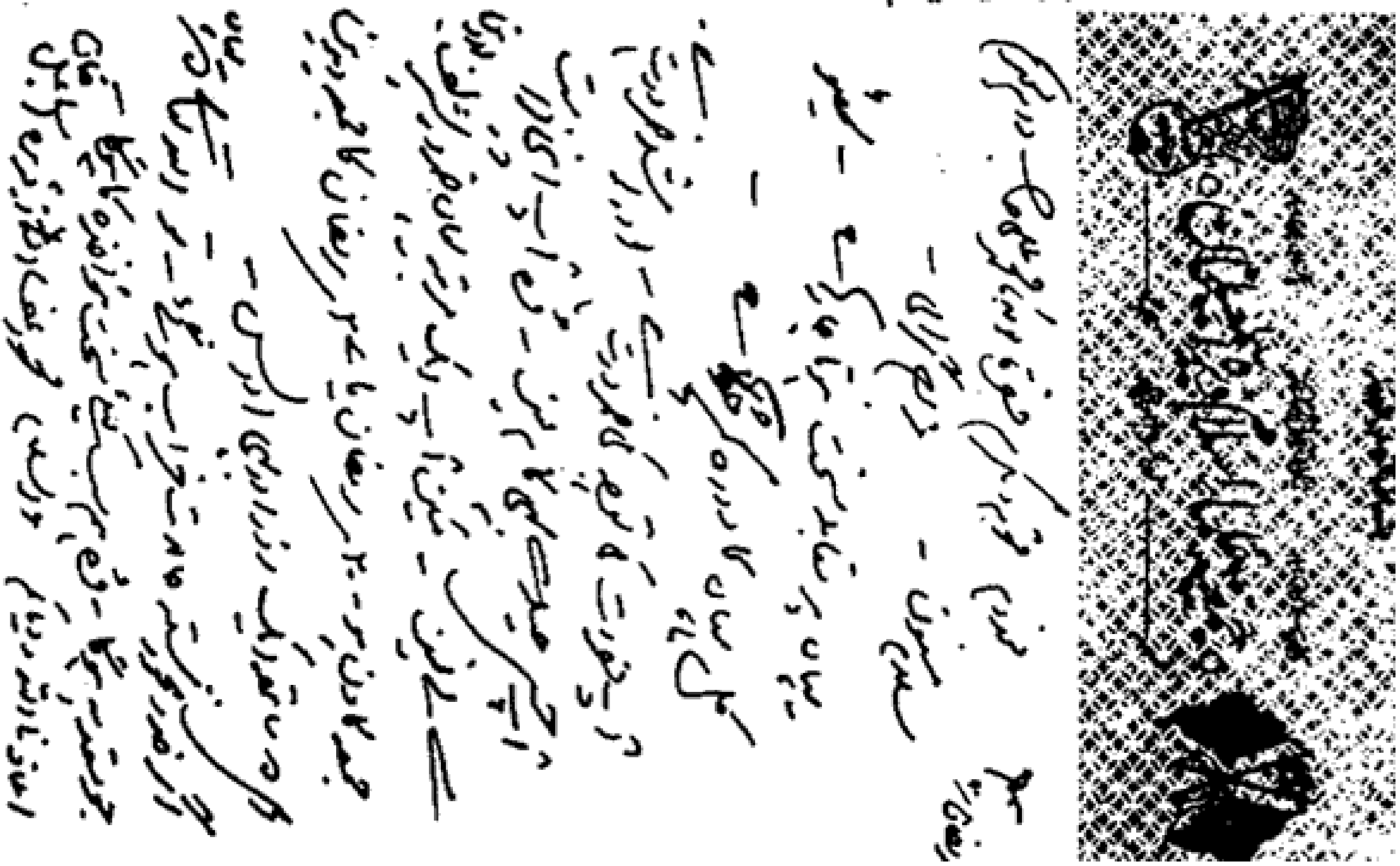

(3)

1970ء کے الیکشن میں ڈیرہ اسماعیل خان کی اس سیٹ پر ورک کے لئے حضرت مفتی صاحبؒ کی خواہش پر مجلس تحفظ ختم نبوت نے مولانا سید منظور احمد شاہ کو وہاں پر بھیجا۔ سید منظور احمد شاہ کو ڈیرہ اسماعیل خان بھجوانے کے لئے حضرت مولانا مفتی صاحبؒ نے حضرت جالندھریؒ کو خط تحریر فرمایا وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ تحریر کسی اور ساتھی کی ہے۔ دستخط حضرت مفتی صاحبؒ کے ہیں۔ خط یہ ہے:

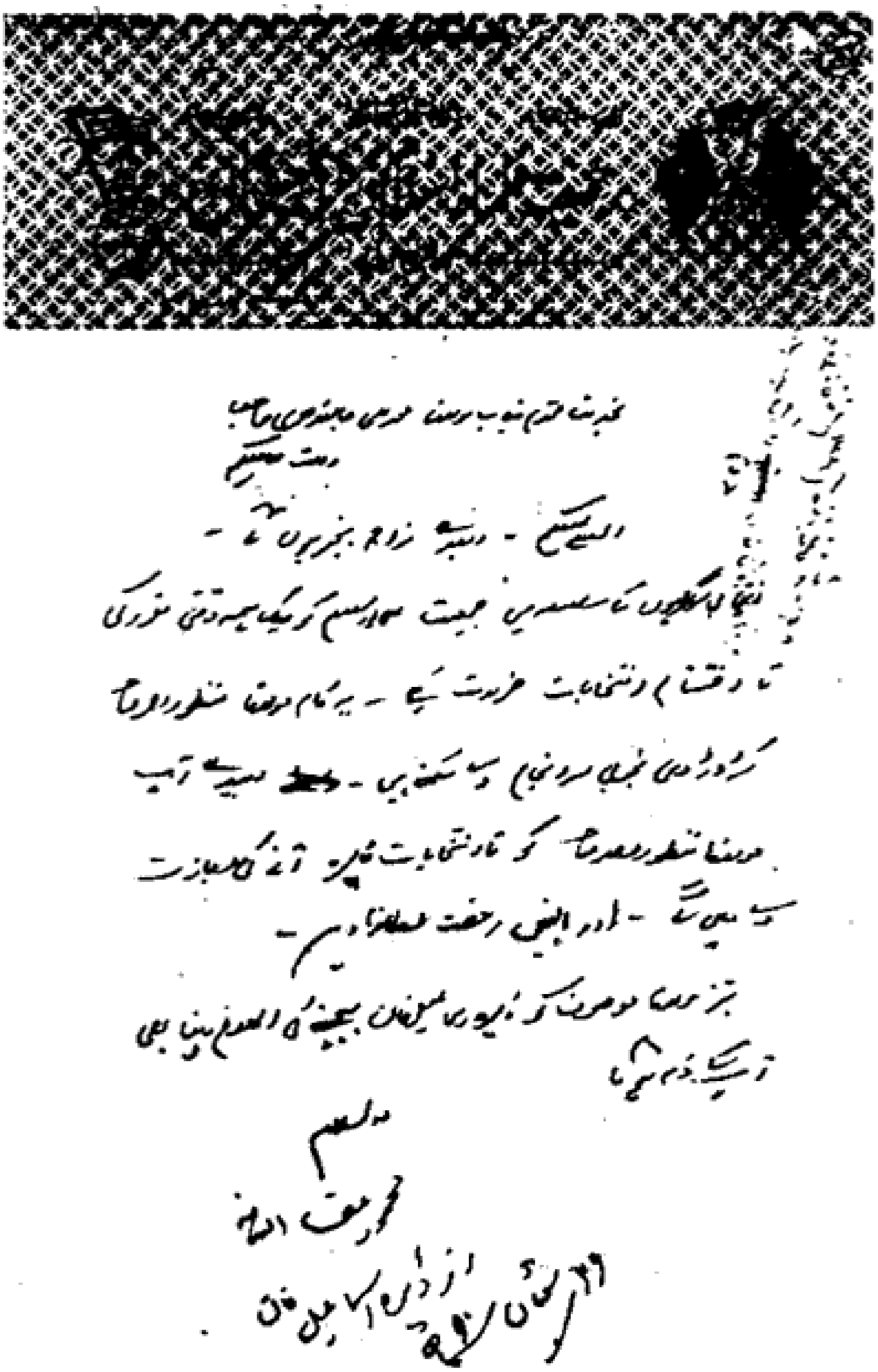

مخدومنا حضرت مولانا محمد علی جالندھری صاحب
دامت معالیکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ مزاج بخیر ہوں گے۔
ٹانک کے حلقہ میں جمعیت علماء اسلام کو ایک سیٹ پر توجہ دینی ضروری
تھا وقت کے انتخابات ضرورت ہے۔ یہ کام مولانا منظور احمد شاہ
کی موجودگی میں بخوبی سرانجام دے سکتے ہیں۔ آپ
مولانا منظور احمد شاہ کو تا ختم انتخابات ... اجازت
دے دیں گے۔ اور اپنی رخصت منظور فرما دیں۔
نیز مولانا موصوف کو ڈیرہ اسماعیل خان بھیجنے کا انتظام فرما دیں
تو بہت ذرہ نوازی ہو گی
والسلام
محمود عفا اللہ عنہ
از ڈیرہ اسماعیل خان

بہائی مذہب کا اجمالی تعارف

تحریر : مولانا عبدالحکیم نعمانی

آج کل ہمارے ملک میں جہاں اور فتنوں نے سر اٹھایا ہے وہاں قادیانیوں کے ہم مذہب اور ہم عقیدہ بہائیوں کی پر اسرار ارتدادی سرگرمیاں عروج پر ہیں۔ بہائی مذہب کے رکھوالے چہار دانگ عالم میں یہ پروپیگنڈہ کررہے ہیں کہ ہمارے اور مسلم برادری کے عائلی قوانین ایک جیسے ہیں۔ وہ اپنی کتاب "کتاب اقدس" کی رونمائی اور تشہیر کررہے ہیں۔ ان کے مذہبی عقائد اور ان کے عائلی قوانین کو اسلام کے عائلی قوانین سے کس قدر مماثلت ہے؟ بہائیوں کا تعلق دراصل باطنی جماعت سے ہے۔ ان کے بانی محمد علی باب شیرازی نے 20 اکتوبر 1819ء کو شیراز میں جنم لیا۔ 1850ء کو وہ جہنم واصل ہوا۔ محمد علی باب کا دعویٰ مرزا قادیانی جیسا تھا کہ میں مسیح موعود ہوں۔ اس کا جو بڑا خلیفہ تھا اس کا نام محمد علی باب تھا۔ وہ یہ دعویٰ کرتا تھا کہ محمد رسول اللہ ﷺ اب دوبارہ میری شکل میں دنیا میں تشریف لائے ہیں۔ یہی دعویٰ مسیلمہ پنجاب دجال قادیان مردود من اللہ مرزا غلام احمد قادیانی کا تھا۔ بہائی جس آدمی کے نام سے مشہور ہیں اس کا نام بہاء اللہ نوری تھا۔ اس کا دعویٰ تھا کہ خدا میری شکل میں دنیا میں آگیا ہے اور خدا کی روح مجھ میں حلول کر گئی ہے۔ اس کا ایک دعویٰ یہ بھی تھا کہ میں مسیح موعود ہوں۔

محمد علی باب نے فارسی میں ایک کتاب لکھی جس کو وہ وحی کہتا تھا۔ اس کا دعویٰ یہ تھا کہ میری وحی کے بعد قرآن مجید منسوخ ہوچکا ہے۔ بہائی مذہب کے لوگ اتحاد مذاہب کا نعرہ جوش وخروش اور خوش کن آواز میں لگاتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ مذہب یہودی مذہب نصاریٰ ہندو اور سکھ کے تمام مذاہب سچے اور برحق وقابل اعتماد ہیں۔ جب یہ تمام مذاہب سچے ہیں تو بہائی مذہب گھڑنے کی کیا ضرورت تھی؟۔

بہاء اللہ کا دعویٰ خدائی

بہاء اللہ نوری نے اپنی کتاب اقتدار ص 36 میں لکھتا ہے کہ :" جب مخلوق کا قدیم مالک ظالموں کے ظلم سے اپنے بڑے قید خانے میں پڑا ہوا تھا تو قلم نے اس طرح نطق فرمایا اس خدائی کا کیا فائدہ جو اپنی جان بھی نہ بچا سکے ؟۔"

مرزا غلام احمد قادیانی کا بھی یہی دعویٰ تھا وہ اس لئے بچتا رہا کہ انگریزی حکومت اس کی پشت پناہی کر رہی تھی۔ بہاء اللہ نوری دوسری جگہ کتاب اقدس ص 117 میں لکھتا ہے کہ جب کوئی شخص بہاء اللہ کو دیکھتا ہے اسے اہل طغیان کے ہاتھوں میں انسانی شکل میں پاتا ہے۔ لیکن جب اس کے باطن پر غور کرتا ہے تو اسے آسمانوں اور زمینوں کی مخلوق کا نگہبان پاتا ہے۔ کتاب اقدس ص 225 پر لکھتا ہے کہ جو بڑے قید خانے میں بول رہا ہے وہی کائنات کا خلاق وموجد ہے۔ کتاب مبین ص 286 پر لکھتا ہے کہ مجھ بہاء اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ منفرد اور یگانہ ہوں۔ ایک اور بہائی مرزا حیدر علی نے اپنی کتاب بھجۃ الصدور ص 82 میں یوں لکھتا ہے کہ بہاء اللہ اپنے پیروکاروں کا مسجود تھا۔ اسی کتاب کے ص 258 میں تحریر کیا ہے کہ زائرین اس کی قبر کو اس وجہ سے سجدہ کرتے ہیں۔

قارئین کرام! مندرجہ بالا حوالے بہائیوں کی اپنی کتابوں کے ہیں کہ بہاء اللہ اپنے کو خدا کہلاتا تھا اس سے بڑا کفر اور کیا ہوگا ؟۔ بہائی مذہب کے نزدیک وضو میں صرف ہاتھ اور منہ کا دھونا کافی ہے اور سر کا مسح اور پاؤں کا دھونا ضروری نہیں۔ البتہ سر اور پاؤں کی جگہ صرف 95 دفعہ اللہ الٰہی پڑھ لیا کریں۔ سردی کے موسم میں صرف تیسرے روز پاؤں دھو لیا کریں۔ گرمی کے موسم میں دن میں ایک بار پاؤں دھونا کافی ہے۔ ان کے ہاں ہر نماز کے لئے وضو کر لینا ضروری نہیں۔ صرف دن میں ایک مرتبہ وضو کر لینا چاہئے۔ اگر پانی نہ ملے تو تیمم کی جگہ بسم اللہ الاطہر کہہ لینا کافی ہے۔ نماز میں قبلہ رخ ہونے کی بجائے بہاء اللہ کی قبر کی طرف منہ کر لینا کافی ہے۔ یا عکہ (شام) کی طرف جہاں بہاء اللہ کو قید کیا تھا۔ بہائی اپنی نمازوں میں قرآنی آیات نہیں پڑھتے بلکہ وہ اپنی کتابوں کی مختلف عبارات پڑھتے ہیں۔ مذہب بہائی میں تین نمازیں فجر ظہر مغرب تین تین رکعتوں کے ساتھ فرض ہیں۔ مذہب بہائی میں بیماروں اور ضعیفوں کے لئے نماز بالکل معاف ہے۔ اسی طرح رمضان کی بجائے موسم بہار میں انیس روزے رکھنے کا حکم ہے۔ روزے کی ابتداء صبح

بقیہ صفحہ :56 پر

مولانا سید سمیع الدین حقانی

آہ! مولانا سید محمد شمس الدین شہیدؒ

دنیا میں کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کا وجود ملت کے لئے حیات ہوتا ہے اور ان کا عمل رہنما اور ہر ہر قول اصول کا درجہ رکھتا ہے۔ ایسی ہستیاں جب جاتی ہیں تو اپنے پیچھے ایسے ان مٹ نقوش چھوڑ جاتی ہیں جو آنے والی نسلوں کو صدیوں تک راہ دکھاتی ہیں۔ ایسی ہستیوں میں سے مولانا سید محمد شمس الدین شہیدؒ کا اسم گرامی بھی ہے۔

مولانا شمس الدین شہیدؒ نے 1948ء کو صوبہ بلوچستان کے ضلع ژوب میں ایک سید خاندان میں آنکھ کھولی۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم اپنے والد محترم مولانا سید محمد زاہد صاحب سے حاصل کی اور بعد ازاں میٹرک گورنمنٹ ہائی سکول ژوب سے امتیازی نمبر لے کر پاس ہوئے۔ میٹرک کے بعد علوم دینیہ کے حصول کے لئے رخت سفر باندھا۔ ابتدائی مدارج کراچی کی مشہور درسگاہ جامعہ بنوری ٹاؤن میں پڑھے اور بعد میں قدیم علمی درسگاہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک تشریف لے گئے اور وہاں مولانا عبدالحقؒ سے علمی فیض حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ روحانی پیاس بھی بجھائی۔

مولانا شمس الدین شہیدؒ جہاں تک علمی میدان میں اپنے تمام ہم مکتب ساتھیوں سے نمایاں تھے اسی طرح اخلاق دیانتداری اور خدا ترسی سے اپنی مثال آپ تھے۔ مولانا عبدالحقؒ نے آپ میں ان خداداد صلاحیتوں کا ادراک کیا اور آپ پر خاص نظر شفقت فرمائی اور آپ تمام ہم مکتب ساتھیوں کے مقابلہ میں نظر خاص کے مستحق ٹھہرے۔ مولانا محترم نے سند فراغت پاکستان کے مشہور محقق اور امام اہل سنت شیخ الحدیث حضرت مولانا سرفراز خان صفدر صاحب سے حاصل کی اور وفاق المدارس العربیہ سے نمایاں پوزیشن حاصل کر کے کامیاب ہوئے۔

فراغت کے بعد علماء حق کے ساتھ عملی سیاست میں حصہ لیا اور جمعیت طلباء اسلام بلوچستان کے پہلے صوبائی صدر منتخب ہوئے۔ مولانا کو اللہ تعالیٰ نے خاص فہم و فراست عطا فرمائی تھی۔ ان کی کاوشوں کے

نتیجے میں جمعیت طلباء اسلام کم عرصے میں صوبے میں فعال تنظیم ثابت ہوئی۔ اس کے بعد جمعیت علماء اسلام کے صوبائی امیر چنے گئے۔ 1970ء کے الیکشن میں جمعیت کی طرف سے ضلع ژوب کے حلقے سے انتخابات میں حصہ لیا اور وقت کے فرعونوں اور نوابوں کو الیکشن میں ایسی شکست فاش دی کہ وہ کئی نسلوں تک یاد رکھیں گے۔ مذکورہ حلقہ (ژوب) پر کسی کی مجال نہ تھی کہ وقت کے سرداروں اور نوابوں کے خلاف آواز اٹھائے اور الیکشن لڑے۔ مگر مولانا کی جرأت کو سلام کہ ان کو ہر میدان میں عبرت کا نشانہ بنایا۔ جمعیت اور نیپ کے اتحاد سے صوبے میں مشترکہ حکومت بنی اور مولانا شمس الدین شہیدؒ بلوچستان کی اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر مقرر کئے گئے۔

مولانا شمس الدین شہیدؒ نے اپنے عملی کردار سے یہ ثابت کیا کہ علماء ہر میدان کے شہسوار اور ملت کی قیادت کے حق دار ہیں۔ مولانا شہیدؒ نے صوبے کے تمام غیر اسلامی قوانین کو آئینی سطح پر چیلنج کیا اور انہیں اسلامی قوانین بنانے کے لئے سعی کی۔ جس کے نتیجے سے صوبے میں شراب‘ بے حیائی‘ فحاشی و عریانی پر پابندی عائد کی۔

آئین ساز صوبائی اسمبلی میں اپنے کردار سے بے دین اور طاغوتی قوتوں کو یہ باور کرا لیا کہ اب ان کو جلد اپنا بستر گول کرنا پڑے گا اور اب عوام کے لئے نوابوں اور سرداروں کی غلامی کا وقت نہ رہا۔ آپ وہ مرد آہن ہیں جس نے پہلی مرتبہ گورنر ہاؤس میں اذان دے کر باجماعت نماز ادا کرائی اور یہ باور کرا لیا کہ صوبے کے بااثر حلقے اب اسلام کے عملی نفاذ کے لئے سرنگوں ہوگئے ہیں اور جلد از جلد اسلام کا عملی نظام اس سرزمین میں نافذ ہوگا۔

اس عملی جدوجہد میں آپ کو کئی مرتبہ پابند سلاسل کیا گیا۔ میدان سیاست اور عملی کردار سے روکنے کے لئے وقت کے فرعونوں نے اپنی سعی ناتمام کی مگر وہ آپ کا بال تک بیگانہ کر سکے۔ آپ کو مختلف طریقوں سے ہٹانے کی کوشش کی گئی۔ کبھی دھمکیاں کبھی دولت کی لالچ‘ کبھی جلاوطنی کی دھمکی اور کبھی آپ کی راہ روکنے کی کوشش کی۔ ایک مرتبہ تو آپ کو اغوا کر کے نامعلوم مقام پر منتقل کیا گیا اور مہینوں تک وہاں نظر بند رکھا گیا اور مولانا کے قول کے مطابق انہیں مختلف لالچ دیئے گئے۔ یہاں تک کہ آپ کو تاحیات بلوچستان کا وزیر اعلیٰ بنانے کی پیش کش کی گئی۔ مگر آپ نے یہ کہہ کر اس پیشکش کو رد کر دیا کہ جو کوئی ایک بار اللہ تعالیٰ کا بندہ بن جائے وہ پھر کسی اور کا بندہ نہیں بن سکتا۔

مولانا موصوف نے تحریک ختم نبوت میں کلیدی کردار ادا کیا۔ اس تحریک کی بنیاد جو قادیانیوں کو کافر قرار دینے پر فتح یاب ہوئی اس کا سہرا مولانا موصوف کے سر ہے۔ قادیانیوں کے خلاف جو تحریک اٹھائی گئی وہ آپ نے ضلع ژوب ہی سے اٹھائی۔ ان بدبختوں نے فورٹ سنڈیمن میں تحریف شدہ قرآن مجید تقسیم کیے جس کا نوٹس لیتے ہوئے مولانا صاحب اور علاقہ کے عوام نے ایک مہینے تک ژوب شہر کا محاصرہ کیے رکھا۔ جس کے نتیجے میں حکومت کو مجبوراً گھٹنے ٹیکنے پڑے اور مجبوراً پاکستان کے قانون میں یہ لکھنا پڑا کہ کوئی شخص بھی خود کو قادیانی ظاہر کر کے ژوب میں داخل نہیں ہو سکتا اور آج بھی یہ قانون موجود ہے کہ کوئی مرزائی یا قادیانی خود کو ظاہر کر کے ژوب میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اس کے بعد پورے پاکستان میں انہیں کافر قرار دیا گیا۔

مولانا صاحب کے کارنامے کسی سے پوشیدہ نہیں۔ نہ ملنے پر تو ہر کوئی صابر اور قانع ہوتا ہے اور موقع آنے پر خود کو قابو میں کرنے والے خال خال ملتے ہیں۔ آپ کی اسلام دوستی اور باطل پر دبدبہ کسی سے مخفی اور پوشیدہ نہیں۔ آپ نے جاتے ہوئے بھی کرامت دکھائی۔ جب مولانا صاحب کو وقت کے فرعون جھکا نہ سکے اور ہر کوشش میں ناکام ہوئے تو مولانا کے خلاف کرائے کے قاتلوں کو استعمال کیا۔ جنہوں نے میر صادق اور جعفر کا کردار ادا کرتے ہوئے مولانا صاحب کو شہید کر دیا۔ آپ کی کرامت یہ تھی کہ جب آپ کو دفن کرنے لگے تو زمین اور آسمان پہ ایسا نظارہ دیکھنے میں آیا کہ انگشت بدندان رہ گئے۔ مولانا شہیدؒ کی قبر مبارک پر آسمان سے پھول برسنے لگے اور ہر چھوٹی بڑی آنکھ نے اس کا مشاہدہ کیا۔ مولانا شہیدؒ رہتی دنیا تک یاد رکھے جائیں گے۔

بقیہ: بہائی مذہب

صادق کی بجائے طلوع آفتاب سے رکھی ہے۔ عید الفطر کی جگہ بہائیوں کے ہاں عید نیروز ہے۔ اسلام میں زکوٰۃ کا نصاب چالیسواں حصہ ہے جبکہ بہائیوں کے نزدیک پانچواں حصہ ہے یہاں مذہب میں صرف دو عورتوں سے شادی ہو سکتی ہے بہائی مذہب میں ماں کے ساتھ شادی کرنا حرام ہے باقی جو محرمات ہیں یعنی بہن بیٹی وغیرہ سے آپ شادی کر سکتے ہیں۔

شہید ختم نبوت

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ

تحریر: اعجاز احمد

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شخصیت سے میرا غائبانہ تعارف اس وقت ہوا جب لڑکپن میں ختم نبوت کے عظیم مشن سے وابستگی ہوئی۔ ہم لوگوں کو قادیانیت کے مکر و فریب سے آگاہ کرنے کے لئے جو کتب دی جاتی تھیں ان میں زیادہ تر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی تصنیف کردہ ہوتی تھیں۔ ان کتابچوں کے ذریعے ان کی علمیت کا سکہ میرے دل میں بیٹھ گیا۔ اسی طرح ہفت روزہ ختم نبوت کراچی میں ان کے بلند پایہ علمی مضامین بھی پڑھنے کا موقع ملا۔

1990ء میں جب پہلی دفعہ سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں شرکت کا شرف حاصل ہوا تو وہاں حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی زیارت کا پہلی بار موقع ملا۔ میں نے حسب عادت اپنی آٹو گراف بک ان کے سامنے رکھ دی۔ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ نے کمال شفقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے دستخط کر کے میری بچگانہ خواہش کی تکمیل کی اور اس کے بعد میرے منہ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ اگر اس چہرے پر داڑھی ہو تو کیسا بہتر لگے۔ مجھے زندگی میں پہلی دفعہ شیو کرنے پر ندامت سی محسوس ہوئی اور حضرت لدھیانویؒ سے وعدہ کیا کہ اب شیو نہیں کروں گا۔ تاہم اس وعدے کو عملی صورت دینے میں کئی سال لگ گئے۔

1991ء میں جب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ انتقال کر گئے تو نائب امیر کے چناؤ کے لئے جنرل کونسل کا اجلاس سالانہ ختم نبوت کانفرنس کے موقع پر 18 اکتوبر 1991ء کو چناب نگر میں ہوا۔ مجھے اس تاریخی اجلاس میں شرکت کی سعادت ملی۔ وہیں حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کو مرکزی نائب امیر کے عہدہ جلیلہ پر فائز کیا گیا۔

تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس ضلع ایبٹ آباد کے زیر اہتمام جب 1992ء میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی تو اس میں مہمان خصوصی حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ تھے جو پہلی دفعہ ہمارے شہر میں تشریف لائے تھے۔ یہ کانفرنس 7 مئی 1992ء کو منعقد ہوئی تھی۔ حضرت لدھیانویؒ کی خبر پاتے ہی ہزارہ کے دینی و علمی حلقوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور کانفرنس کے دن مسلمان کشاں کشاں پنڈال کی طرف جا رہے تھے۔ ہزارہ کے مسلمانوں نے پہلی دفعہ حسن یوسف کے جلوے دیکھے تھے۔ یوں تو مجھے گزشتہ دس برسوں میں ہر سال سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر جانے اور حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی وہاں زیارت کا شرف حاصل ہوتا رہا۔

تاہم دسمبر 1998ء میں چناب نگر میں سالانہ رد قادیانیت کورس میں شرکت کرنے کا موقع ملا۔ وہاں جو علماء پڑھاتے تھے ان میں حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ بھی شامل تھے۔ وہاں ان کے علم سے سیراب ہونے کا اور ان کی شاگردی کا اعزاز ملا۔ ان کا خطاب دلنشین اور دلائل سے بھرپور ہوتا تھا۔ اسی دفعہ حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے فرمایا تھا کہ میں ختم نبوتؐ کے مشن میں تیس سال سے کام کر رہا ہوں مگر اب تک حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کا جو بھی خطاب سنتا ہوں کوئی نیا علمی نکتہ معلوم ہوتا ہے۔ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کا خطاب جس والہانہ انداز سے عوام سنتے تھے اسی لگن سے علماء سنتے اور سب اپنی اپنی استعداد کے مطابق علمی بارش سے سیراب ہوتے۔

جون 1999ء کو مانسہرہ میں ختم نبوت کورس کا انعقاد کیا گیا تو حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ پھر تشریف لائے۔ مانسہرہ میں ان کے خطابات ہمیشہ یاد رکھے جائیں گے۔ میں نے آخری بار حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی زیارت سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں اکتوبر 1999ء کو کی۔ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ شریعت و طریقت کا حسین امتزاج رکھتے تھے۔ جب کسی ایسے شخص سے ملاقات ہوتی جو داڑھی منڈواتا تو اسے بڑے خوبصورت انداز میں سنت رسول ﷺ کی تلقین کرتے۔ اسی طرح اگر کسی کے پائنچے ٹخنوں سے نیچے ہوتے تو اسے بھی تنبیہ کرتے۔ کالروں والی قمیص بھی ناپسند کرتے۔

ایک مرتبہ چناب نگر کی کانفرنس میں پریس فوٹو گرافر آئے تو انہیں سختی سے منع کر دیا۔ آپ تصویر کھنچوانا انتہائی ناپسند کرتے تھے۔ اسی طرح چناب نگر کی کانفرنس میں ایک دفعہ جب مسجد سے اعلان کیا گیا کہ فلاں کتاب بڑی اہم ہے سٹال پر موجود ہے اس پر آپ نے منع فرمایا کہ مسجد میں کتاب بیچنے کا اعلان

کرنا درست نہیں۔ آپ شریعت کی بظاہر چھوٹی چھوٹی باتوں کو بھی نظر انداز نہیں کرتے تھے۔

1992ء میں جب ہزارہ کے دورہ پر تشریف لائے تو ہری پور میں کانفرنس کھلے پارک میں ہوئی جبکہ ایبٹ آباد کی کانفرنس مسجد میں ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ مسجد میں پروگرام کرنا زیادہ بہتر ہے۔ وہاں فرشتوں کا نورانی ماحول ہوتا ہے۔ پارکوں وغیرہ میں جلسے مجھے پسند نہیں ہیں۔ اسی طرح 1998ء کو چناب نگر میں رد قادیانیت کورس کا انعقاد ہوا تو تمام لیکچرز مسجد کے ہمراہ ایک بالائی منزل کے ہال میں ہوتے تھے مگر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ نے مسجد میں ہی اپنے مواعظ حسنہ سے شرکاء کورس کو نوازا۔

چناب نگر کی سالانہ ختم نبوت کانفرنس میں آپ کا خطاب قادیانیوں کو مکمل دعوت اسلام ہوتا تھا۔ آپ نہایت دلسوزی سے قادیانیت کے خدوخال واضح کرتے اور قادیانیوں کو قبول اسلام کی دعوت دیتے۔ آپ کے ایمان افروز خطاب سن کر ہزاروں بھٹکے ہوئے قادیانی جادہ حق پر گامزن ہوگئے۔

آپ اکابرین کا بے حد احترام کرتے تھے۔ چناب نگر کی کانفرنس میں کئی دفعہ آپ کے عقیدت مندوں نے بیعت کی خواہش ظاہر کی مگر آپ یہ فرماتے کہ حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کی موجودگی میں میں بیعت نہیں کرسکتا۔ جس نے بیعت ہونا ہو وہ ان کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حسن ظاہری سے بھی نوازا تھا۔ آپ کی سحر انگیز شخصیت ہر ملنے والے کو گرویدہ کردیتی تھی۔

❀❀❀❀

تحفظ ختم نبوت اور شفاعت محمدی ﷺ

اگر آپ قیامت کے دن محمد عربی ﷺ کی شفاعت چاہتے ہیں اور آپ ﷺ کے جھنڈے کے نیچے جگہ چاہتے ہیں تو آپ کو ختم نبوت کا کام کرنا پڑے گا اور مرزا غلام احمد قادیانی کی امت اور جماعت کے مقابلے میں آنا پڑے گا۔ کیا آپ اس کے لئے تیار ہیں؟۔

(حکیم العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ)

جماعتی سرگرمیاں!!!

ادارہ

محکمہ ہاؤسنگ قادیانی عبادت گاہ نہ بننے دے

(فیصل آباد) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد صاحب نے وزیر ہاؤسنگ اینڈ ڈائریکٹر جنرل ہاؤسنگ پنجاب اور ڈائریکٹر ہاؤسنگ سرکل فیصل آباد سے مطالبہ کیا ہے کہ مسلمانوں کی رہائشی ہاؤسنگ سکیم پیپلز کالونی نمبر1 کی واٹر ٹینکی نمبر2 کے سامنے پلاٹ نمبر490ڈی فیصل آباد رقبہ پانچ کنال الاٹ شدہ ایک قادیانی غیر مسلم ہے۔ قادیانی عبادت گاہ بنانے پر پابندی برقرار رکھی جائے اور چناب نگر کی قادیانی جماعت کو عطیہ کے طور پر دیئے گئے خالی پلاٹ کو نیلام عام میں فروخت کیا جائے اور ایک قادیانی موٹر کمپنی کے مالک کی ملی بھگت سے غیر قانونی طور پر منظور شدہ ترمیمی نقشہ منسوخ کیا جائے اور قصوروار محکمے ہاؤسنگ کے آفیسران کو معطل کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ پلاٹ نمبر490ڈی ایک قادیانی غیر مسلم کو1954ء میں الاٹ ہوتا تھا۔ اس کے بعد قادیانی مر گیا اور یہ پلاٹ قادیانی جماعت چناب نگر کو عطیہ کے طور پر دے دیا گیا۔ قادیانی جماعت کے رکن نے محکمہ ہاؤسنگ فیصل آباد کے آفیسران سے سازباز کر کے اس پلاٹ پر قادیانی عبادت گاہ 'لائبریری' جماعت خانہ' تین منزلہ عمارت تعمیر کرنے کے لئے غیر قانونی طر پور نقشہ منظور کیا اور مارچ 1990ء کو قادیانی عبادت گاہ کی تعمیر شروع کر دی۔ جس کے خلاف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے ایک تحریری یاداشت کے ذریعہ 25 مارچ1990ء کو ڈائریکٹر ہاؤسنگ سکیم فیصل آباد کو مطلع کیا کہ رہائشی پلاٹ پر قادیانی عبادت گاہ تعمیر کی جارہی ہے جبکہ اصل الاٹی فوت ہو چکا ہے۔ یہ پلاٹ رہائش کے لئے الاٹ ہوا تھا اور ایگریمنٹ بھی رہائش کے لئے پر کیا گیا تھا جس کی خلاف ورزی پر پلاٹ کی الاٹ منٹ ایگریمنٹ منسوخ کر کے پلاٹ بحق سرکار ضبط کر کے سیل کیا جائے اور قادیانی عبادت گاہ کی تعمیر بند کی جائے جس پر ڈائریکٹر ہاؤسنگ نے کاروائی کرتے ہوئے پلاٹ کی الاٹ منٹ ایگریمنٹ منسوخ کر کے سیل کر دیا جس کے خلاف قادیانی جماعت کے ایک آدمی نے کمشنر فیصل آباد کی عدالت میں اپیل کر دی۔ کمشنر نے سماعت کے بعد فیصلہ دے دیا کہ قادیانی عبادت گاہ گرادی جائے اور پلاٹ بحال کیا جاتا ہے۔ فیصلہ 19 جولائی 1992ء میں ہوا تھا مگر دفتر نے الاٹی کو کوئی

نوٹس جاری نہ کیا اور 8 سال بعد ملی بھگت سے 21 فروری 2001ء کو غیر قانونی طور پر نیا نقشہ پاس کر دیا۔ جس کو منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا اور پلاٹ کو نیلام کیا جائے

بھکر میں یوم احتجاج

مولانا سید نفیس شاہ صاحب مرکزی نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خلیفہ مجاز حضرت سید عبدالقادر رائے پوریؒ کے گھر پر پولیس چھاپہ اور بلاوجہ ہراساں کرنا انتہائی قابل مذمت فعل ہے اور یہ کلیدی آسامیوں پر فائز غیر مسلم اور خاص طور پر قادیانی لابی کی سازش ہے۔ یہ سازش حکومت اور علماء کو آپس میں ٹکرانے کے لیے گئی ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور اس کے اکابرین محب وطن غیر سیاسی اور غیر فرقہ ورانہ ہیں۔ یہ جماعت پوری دنیا میں سارقین ختم نبوت کا تعاقب کر رہی ہے۔ مولانا سید نفیس شاہ صاحب ہمارے نائب امیر اور دنیا بھر میں پھیلے ہوئے لاکھوں مسلمانوں کے پیر ہیں۔ ان کے خلاف کارروائی پوری دنیا میں پاکستانی حکومت کے خلاف نفرت پیدا کرنے کی ناروا کوشش کی گئی ہے۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ اس سازش کا پتہ لگا کر کاروائی کی جائے اور ذمہ دار افراد کو قرار واقعی سزا دی جائے اور پاکستانی علماء کا تقدس بحال کیا جائے۔

بھکر میں یہ احتجاج شہر کی تمام مساجد میں ہوا۔ جامع مسجد عمر فاروق حضرت مولانا عبداللہ‘ جامعہ رشیدہ سے ماسٹر طارق‘ جامعہ امیر حمزہ سے مفتی محمد حفیظ اللہ‘ جامع مسجد ریلوے اسٹیشن سے قاری یاسین‘ جامع مسجد رحمت اللہ سے ڈاکٹر دین محمد فریدی‘ جامعہ مسجد فاروقیہ سے مولانا عبیداللہ‘ جامع مسجد صدیق اکبر سے مولانا صفی اللہ نے احتجاج کیا۔

کروڑ میں عبادت گاہ کی تعمیر اور چار قادیانی گرفتار

کروڑ لعل عیسن (تحصیل رپورٹر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی درخواست پر اے سی کروڑ نے قادیانیوں کی سرگرمیوں کا نوٹس لیتے ہوئے چار قادیانی افراد کو گرفتار کر لیا۔ تفصیل کے مطابق چک 93 ٹی ڈی اے میں کافی عرصہ سے قادیانی اپنی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے مسلمانوں میں اشتعال پایا جاتا ہے۔ گزشتہ روز مجلس تحفظ ختم نبوت کے ڈاکٹر دین محمد فریدی‘ قاری محمد عبداللہ‘ مولانا محمد حسن عثمانی‘ قاری فدا الرحمٰن‘ میاں محمد اکبر نے اے ڈی سی جی لیہ‘ ایس پی لیہ اور اسسٹنٹ کمشنر کروڑ سے ملاقاتیں کیں اور چک 93 ٹی ڈی اے میں قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں اور اسلام دشمن سرگرمیوں پر اپنی

تشویش کا اظہار کیا۔ آئین پاکستان کی کھلم کھلا خلاف ورزی کرتے ہوئے مسلمانوں کی مسجد کے مشابہ ایک عبادت گاہ کی تعمیر کی طرف تحریری درخواست کے ذریعہ توجہ مبذول کرائی گئی جس پر اے سی کروڑ نے مجسٹریٹ اور تحصیل دار کو موقع پر بھیجا۔ انتظامیہ نے چار افراد اعجاز احمد ولد محمد یاسین 'اشفاق احمد ولد منیر احمد' عبداللطیف ولد عبدالمجید 'نصیر احمد ولد عبدالغفور کو گرفتار کر کے حوالات میں بند کر دیا۔ انتظامیہ نے وفد کو یقین دہانی کرائی کہ کسی شخص یا گروہ کو امن عامہ میں خلل ڈالنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایبٹ آباد کا انتخاب

ایبٹ آباد (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ایبٹ آباد کا ایک اہم اجلاس گزشتہ روز منعقد ہوا جس میں ضلع بھر کے علماء کرام اور مجاہدین ختم نبوت نے شرکت کی۔ مندرجہ ذیل افراد کو آئندہ تین برس کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ایبٹ آباد کا عہدیدار منتخب کیا گیا۔

امیر حضرت مولانا مفتی شفیق الرحمٰن صاحب خطیب ہزارہ 'نائب امیر اول حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب 'نائب امیر دوم حضرت مولانا الطاف الرحمٰن صاحب 'ناظم اعلیٰ حضرت مولانا پروفیسر سید افسر علی شاہ صاحب 'ناظم مولانا فیض رسول صاحب 'ناظم نشر و اشاعت مولانا محمد صدیق شرینی صاحب 'خازن حضرت مولانا حاجی عبدالرشید صدیقی صاحب 'ناظم تبلیغ حضرت مولانا سعید الرحمٰن صاحب۔

تمام نو منتخب عہدیداران نے عہد کیا کہ وہ ناموس رسالت ﷺ کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتیں صرف کر دیں گے۔ اجلاس میں وفاقی وزیر عمر اصغر خان کی طرف سے مدعی نبوت یوسف کذاب کی حمایت میں لکھے جانے والے خط پر شدید غم و غصے کا اظہار کیا گیا اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ ایسے اسلام دشمن شخص کو کابینہ سے فی الفور خارج کیا جائے۔ اجلاس میں حضرت سید نفیس الحسینی مدظلہ کے گھر پولیس چھاپے کی شدید مذمت کی گئی اور واقع کے ذمہ دار عناصر کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا گیا۔ ورنہ عوامی غیض و غضب حکومت کو سیلاب کی طرح بہا کر لے جائے گا۔

میاں محمد مظہر الٰہی غفاری کو صدمہ

مرکزی مکی جامع مسجد نوشہرہ غربی تحصیل جام پور ضلع راجن پور کے خطیب میاں محمد مظہر الٰہی غفاری کی والدہ محترمہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ دعا ہے کہ حق تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت کاملہ فرما کر جنت

الفردوس میں جگہ عطا فرمائیں اور ان کے اعمال صالحہ کو ان کے لئے صدقہ جاریہ بنا کر جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائیں۔ آمین!

بہاول نگر میں احتجاجی اجلاس

دفتر ختم نبوت قاسم روڈ بہاول نگر میں 25مارچ کو احتجاجی اجلاس بلایا گیا جس میں شرکاء اجلاس نے نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فخر سادات' پیر طریقت' رہبر شریعت حضرت مولانا سید نفیس الحسینی شاہ صاحب کے گھر پولیس کی غنڈہ گردی کے خلاف احتجاج کیا۔ شرکاء اجلاس نے پولیس کی غنڈہ گردی کو حکومت وقت کی نااہلی کا منہ بولتا ثبوت قرار دیا۔ مولانا فیض احمد' مولانا محمد حنیف مکی' مولانا سعید احمد' سید تحسین الاحد شاہ' حاجی محمد یعقوب' حاجی ظہور احمد' عبیداللہ وٹو' مولانا محمد قاسم رحمانی' سید ذوالفقار شاہ' حفیظ اختر شاکر' محمد اقبال وارثی' ناصر محمود' محمد عدنان' حافظ محمد عمر فاروقی' شیخ محمد خلیل احمد' محمد علیم کے علاوہ بھی کثیر تعداد میں دوستوں نے شرکت کی۔ اجلاس رات گئے مولانا محمد حنیف مکی کی دعا پر ختم ہوا۔

مولانا غلام مصطفیٰ اور مولانا محمد طیب فاروقی کا تبلیغی دورہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین مولانا غلام مصطفیٰ اور مولانا محمد طیب فاروقی نے چناب نگر' چھنی قریشیاں' برج بابل' چاہ مخدوماں' وتوٹی والا ڈاور' احمد نگر' جبانہ اور گردنواح کی مساجد میں تبلیغی اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے مسئلہ ختم نبوت اور مسئلہ حیات عیسیٰ علیہ السلام پر روشنی ڈالی۔ علماء نے کہا کہ قادیانیت معاشرے میں ایک رستا ہوا ناسور ہے۔ علماء نے تمام مسلمانوں سے اپیل کی اور کہا کہ شیزان جو کہ قادیانیوں کی مشروب ساز فیکٹری ہے اس کا بائیکاٹ کرنا تمام اہلیان دین پر فرض ہے کیونکہ مرزائیوں نے مسلمانوں کو چکر دینے کے لئے یہ شوشہ چھوڑا ہوا ہے کہ شیزان فیکٹری بیچ دی گئی ہے۔ حالانکہ یہ سراسر جھوٹ ہے۔ علماء نے کہا کہ مسلمان خود بھی اس سے بچیں اور دوسرے مسلمانوں کو بھی شیزان کے تمام مشروبات استعمال کرنے سے بچنے کی ترغیب دیں۔ آخر میں علماء ڈپٹی کمشنر جھنگ سے مطالبہ کیا کہ چناب نگر کا رہائشی احمد یوسف قادیانی اسٹامپ فروش جو کہ اسٹامپ فروشی کی آڑ مسلمانوں کی قادنیت کی تبلیغ کرتا ہے۔ اس کا نوٹس لیا جانا چاہئے۔

دینی معلومات

مولانا محمد طیب فاروقی

سوال...... دجال دنیا میں کتنے دنوں تک زندہ رہے گا؟۔

جواب...... دجال چالیس دن زمین پر ٹھہرے گا۔ مگر ان چالیس دنوں میں تین دن تو ایسے ہوں گے کہ ایک دن ایک سال کے برابر اور ایک دن ایک مہینہ کے برابر اور ایک دن ایک ہفتہ کے برابر ہوگا اور باقی دن دیگر سب دنوں کے برابر ہوں گے۔

سوال...... وہ جگہیں کون کون سی ہیں جہاں دجال داخل نہ ہو سکے گا اور کیوں؟۔

جواب...... وہ دو جگہیں ہیں۔ مکہ اور مدینہ۔ ان دو جگہوں میں دجال ہرگز داخل نہ ہو سکے گا۔ وہ اس لئے کہ اللہ رب العزت نے ان دونوں شہروں کی اپنے مقرب اور پاک فرشتوں کے ذریعے حفاظت فرمائیں گے۔ جب دجال مکہ اور مدینہ کی طرف بڑھنے کی کوشش کرے گا تو فرشتے اس کا چہرہ دوسری طرف موڑ دیں گے۔

سوال...... دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان میں کیا لکھا ہوا ہوگا۔

جواب...... اس بارے میں تین روایات موجود ہیں۔ نمبر ایک...... دجال کی پیشانی پر کافر لکھا ہوا ہوگا۔ نمبر دو...... دجال کی پیشانی پر: "ک...... ف...... ر" لکھا ہوا ہوگا۔ نمبر تین...... اس کے دونوں آنکھوں کے درمیان میں: "الکاف...... الفاء...... الراء" لکھا ہوا ہوگا۔

سوال...... محرم الحرام کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟۔

جواب...... اس مہینہ کا نام محرم الحرام اس وجہ سے رکھا گیا ہے کہ اس مہینہ میں زمانہ جاہلیت میں قتال کرنا حرام تھا۔

سوال...... ماہ صفر کو صفر کیوں کہتے ہیں؟۔

جواب...... ماہ صفر کو صفر اس لئے کہتے ہیں کہ اس کے معنی بکسر الصاد سے بمعنی خالی ہونا۔ چونکہ زمانہ جاہلیت میں ماہ محرم میں قتال کرنا حرام تھا تو اس لئے ماہ صفر میں قتال کرنے کے لئے نکل جایا کرتے تھے اور ان کے گھر خالی پڑے رہتے تھے۔ اس وجہ سے اس مہینہ کا نام صفر رکھ دیا گیا۔

بچوں کا صفحہ — مرزائیوں کے بڑوں کیلئے — اشتیاق احمد

تین بار

مرزا قادیانی کے ایک قول کے مطابق کسی بھی مرزائی کا ایمان درست نہیں۔ ہر مرزائی کے ایمان میں شبہ موجود ہے۔ مطلب یہ کہ مرزائی تو مرزائیت میں بھی پورے مرزائی نہیں ہیں۔ آپ کو شاید یہ بات عجیب سی لگی ہوگی حیرت انگیز محسوس ہوئی ہوگی لیکن اس میں میرا قصور نہیں یہ سارا قصور مرزا قادیانی کے اپنے قول کا ہے۔ اس کے اس قول نے مرزائیوں کو کہیں کا نہیں چھوڑا اور مرزائیوں کو اس پر غور کرنا چاہئے کیونکہ وہ تو مرزائی بھی نہیں رہے۔ اسلام تو وہ پہلے چھوڑ چکے ہیں۔ لیجئے میں بات کی وضاحت کرتا ہوں۔

آپ کسی بھی قادیانی سے پوچھئے کیا تم نے مرزا قادیانی کی تمام کتب تین تین بار پڑھی ہیں۔ وہ فوراً کہے گا' نہیں۔ پھر پوچھئے' کیا تم نے مرزا قادیانی کی تمام کتب پڑھی ہیں۔ وہ فوراً کہے گا' نہیں۔ پھر پوچھئے کیا تم نے مرزا قادیانی کی تمام کتب ایک ایک بار پڑھی ہیں۔ وہ فوراً کہے گا نہیں میں نے ان کی کتابیں نہیں پڑھیں۔ پھر پوچھئے تم نے مرزا قادیانی کی کتنی کتابیں شروع سے لے کر آخر تک پڑھی ہیں۔ وہ کہے گا شاید ایک بھی نہیں۔ چند ایک کا نام مشکل سے بتائے گا۔ پھر پوچھئے کیا تم مرزا قادیانی کی ساری کتابوں کے نام بتا سکتے ہو۔ اس کا جواب اب بھی انکار میں ملے گا۔

اور ایک سے کیا جس مرزائی سے بھی آپ یہ سوال کریں گے وہ کہے گا نہیں۔ میں نے ساری کتب نہیں پڑھیں۔ تین تین بار کیا' دو' دو بار کیا' ایک ایک بار بھی نہیں پڑھیں۔ نہ میرے پاس تمام کتب ہیں۔ آپ یہ تجربہ ضرور کریں۔ انشاء اللہ یہی جوابات ملیں گے جو میں نے لکھے ہیں۔ اس لئے کہ میں پوچھ کر تجربہ کر چکا ہوں۔

اب سنئے کہ مرزا قادیانی نے مرزائیوں سے کیا کہتا ہے۔ سیرت المہدی ج دوم ص 78 پر لکھا ہے:

"مرزا فرمایا کرتے تھے۔ ہماری جماعت کے آدمیوں کو چاہئے کہ کم از کم تین دفعہ ہماری کتابوں کا مطالعہ کریں اور فرماتے تھے جو ہماری کتب کا مطالعہ نہیں کرتا۔ اس کے ایمان کے متعلق مجھے شبہ ہے۔"

لیجئے جناب! تمام مرزائی شبے کی زد میں آگئے۔ کسی کی مرزائیت بھی درست نہیں رہ گئی۔ مسلمان خدا کا شکر ادا کریں۔ وہ زندگی میں نہ جانے کتنی بار قرآن کریم پڑھتے ہیں۔ احادیث کی کتب کے تو ہمارے یہاں حافظ تک موجود ہیں اور پھر ہمارے نبی کریم ﷺ نے کسی قسم کو نہیں کہا' کوئی قید نہیں کہا' ایک مسلمان نے قرآن نہیں پڑھ رکھا۔ اس نے کلمہ پڑھا ہے۔ باقی احکام بھی بجا لاتا ہے۔ مطلب یہ کہ اپنے دین پر کاربند ہے۔ وہ اللہ کی مہربانی سے جنت میں جائے گا۔ کسی مسلمان کو اس کے ایمان میں شبہ نہیں ہے۔ جب کہ ادھر مرزا قادیانی کو اپنے تمام ماننے والوں کے ایمان میں شبہ ہے۔ ہے نا مزے کی بات!

مرزائیوں سے درخواست ہے ایسے جھوٹے شخص کو نبی مان کر کیوں اپنی عاقبت خراب کر بیٹھے ہو۔ ابھی بھی وقت ہے۔ سوچ لو' سمجھ لو' غور کر لو' ورنہ وقت ہاتھ سے نکل جائے گا اور تم سیدھے جہنم میں جاؤ گے۔ یا پھر مرزائی صرف ایک مرزائی سامنے لائیں جس نے مرزا قادیانی کی تمام کتابوں کا مطالعہ تین تین بار کیا ہے۔ پھر اس سے کسی بھی کتاب سے سوالات کر کے اسے بتا دیں گے کہ وہ کتنا سچا ہے۔ اس لئے کہ مرزا قادیانی کی کتابوں سے تو تقریباً اس کے پچاس الماریاں بھر جاتی ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی

آ تجھ کو بتاؤں کہ بہت خوار ہے مرزا
ابلیس کے پھندے میں گرفتار ہے مرزا

فرعون کو جس نفس نے دریا میں ڈبویا
اس نفس خبیثہ کا پرستار ہے مرزا

شیطان کی غلامی میں ملی جس کو نبوت
رسوائے زمانہ، وہ سیاہ کار ہے مرزا

گرگٹ کی طرح رنگ بدلنا پڑا جس کو
پھر بھی رہا ناکام، وہ مکار ہے مرزا

اپنوں کو اور بیگانوں کو دھوکہ دیا جس نے
خود بھی رہا دھوکے میں وہ عیار ہے مرزا

تھی جس کے رگ و ریشہ میں انگریز پرستی
انگریز کا پالا ہوا غدار ہے مرزا

جس دل پر لگی مہر، بصیرت گئی جس کی
اور سلب بصارت ہوئی وہ عار ہے مرزا

دن جس نے گزارے مرض کفر میں سارے
اور ٹٹی سے ہوا مس نہ وہ بیمار ہے مرزا

ساقی نے دیئے جام جو چشتی کو مسلسل
پی پی کے کہا اس نے کہ مردار ہے مرزا

حق اصغر چشتی

Monthly *Laulak* Multan Regd. No. M-108

احتساب قادیانیت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اکابرین کے رد قادیانیت پر رسائل کے مجموعہ جات کو شائع کرنے کا کام شروع کیا ہے۔ چنانچہ 'احتساب قادیانیت جلد اول مولانا لال حسین اختر" 'احتساب قادیانیت جلد دوم مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ' احتساب قادیانیت جلد سوم مولانا حبیب اللہ امرتسریؒ کے مجموعہ رسائل پر مشتمل ہیں۔

احتساب قادیانیت جلد چہارم

مندرجہ ذیل اکابرین کے رسائل کے مجموعہ پر مشتمل ہوگی۔

مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ: "دعوت حفظ ایمان حصہ اول ودوم"

مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ: "الخطاب المليح فی تحقيق المهدی والمسيح 'رسالہ قائد قادیان"

مولانا شبیر احمد عثمانیؒ: "الشهاب لرجم الخاطف المرتاب 'صدائے ایمان"

مولانا بدر عالم میرٹھیؒ: ختم نبوت 'حیات عیسیٰ علیہ السلام 'امام مہدی 'دجال 'نور ایمان 'الجواب الفصيح لمنكر حيات المسيح"

ان تمام اکابرین امت کے فتنہ قادیانیت کے خلاف رشحات قلم کا مطالعہ آپ کے ایمان کو جلا بخشے گا۔

رابطہ کے لئے:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان